Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian
www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 17

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

14 جمادی الثانی 1434 ہجری قمری 25 شہادت 1392 ہش 25 ر اپریل 2013ء

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے لئے آسانی مہیّا کرو، ان کے لئے مشکل پیدا نہ کرو، خوشخبری دو، ان کو مایوس نہ کرو۔

(مسلم کتاب الجهاد باب فی الامر بالتیسیر وترک التنفیر)

دُعا اور اس کی اہمیت و برکات

ارشاد باری تعالیٰ

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ؕ لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَعَلَیۡہَا مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا ٝ وَاغۡفِرۡ لَنَا ٝ وَارۡحَمۡنَا ٝ اَنۡتَ مَوۡلٰىنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ (البقرۃ:۲۸۷)

ترجمہ: اللہ کسی پر سوائے اس (ذمہ داری) کے جو اس کی طاقت میں ہو کوئی ذمہ داری نہیں ڈالتا۔ جو اس نے (اچھا) کام کیا ہو (وہ) اس کے لئے (نفع مند) ہوگا اور جو اُس نے (بُرا) کام کیا ہو (وہ) اُسی پر (وبال ہو کر) پڑے گا (اور وہ بھی کہتے ہیں کہ) اے ہمارے ربّ! اگر کبھی ہم بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں تو ہمیں سزا نہ دیجیو۔ اے ہمارے رب! اور تو ہم پر (اُس طرح) ذمہ داری نہ ڈالیو جس طرح تو نے اُن لوگوں پر جو ہم سے پہلے (گذر چکے) ہیں ڈالی تھی۔ اے ہمارے ربّ! اور اسی طرح ہم سے (وہ بوجھ) نہ اُٹھوا، جس (کے اُٹھانے) کی ہمیں طاقت نہیں اور ہم سے درگذر کر۔ اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم کر (کیونکہ) تو ہمارا آقا ہے۔ پس کافروں کے گروہ کے خلاف ہماری مدد کر۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنۡ اَبِیۡ مُوۡسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ : قَالَ لِیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ : اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی کَنۡزٍ مِنۡ کُنُوۡزِ الۡجَنَّۃِ ؟ فَقُلۡتُ بَلٰی یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ! قَالَ : لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (بخاری کتاب الدعوۃ باب قول لا حول ولا قوۃ الّا بالله)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تجھے جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ مجھے ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا۔ لاحول پڑھا کرو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ مجھ میں برائیوں سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکیوں کے کرنے کی قوّت۔

عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ خُبَیۡبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ : قَالَ لِیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ : اِقۡرَاۡ قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالۡمُعَوِّذَتَیۡنِ حِیۡنَ تُمۡسِیۡ وَحِیۡنَ تُصۡبِحُ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَکۡفِیۡكَ مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح)

حضرت عبداللہ بن خبیبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تم سورۃ اخلاص اور بعد کی دو سورتیں صبح و شام تین بار پڑھا کرو۔ یہ ذکر تجھے ہر چیز سے بے نیاز کردے گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری تمام ضرورتوں کا متکفّل ہوجائے گا۔

عَنۡ سَلۡمَانَ الۡفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ کَرِیۡمٌ یَسۡتَحۡیِیۡ اِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ اِلَیۡہِ یَدَیۡہِ اَنۡ یَّرُدَّہُمَا صِفۡرًا خَائِبَیۡنِ۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔ یعنی صدقِ دل سے مانگی ہوئی دعا کو وہ ردّ نہیں کرتا بلکہ قبول فرماتا ہے۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا اور اس سے حلِّ مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچاوے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔ اور اگر بالفرض وہ مطلب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلّی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے۔ اور وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا۔ اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے۔ لیکن جو شخص دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف منہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا ہے اور اندھا مرتا ہے اور ہماری اس تقریر میں اُن نادانوں کا جواب کافی طور پر ہے جو اپنی نظرِ خطا کار کی وجہ سے یہ اعتراض کر بیٹھتے ہیں کہ بہتیرے ایسے آدمی نظر آتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ وہ اپنے حال اور قال سے دعا میں فنا ہوتے ہیں پھر بھی اپنے مقاصد میں نامراد رہتے اور نامراد مرتے ہیں۔ اور بمقابل ان کے ایک اور شخص ہوتا ہے کہ نہ دعا کا قائل نہ خدا کا قائل وہ ان پر فتح پاتا ہے۔ اور بڑی بڑی کامیابیاں اس کو حاصل ہوتی ہیں۔ سو جیسا کہ ابھی میں نے اشارہ کیا ہے۔ اصل مطلب دعا سے اطمینان اور تسلی اور حقیقی خوشحالی کا پانا ہے۔ اور یہ ہرگز صحیح نہیں کہ ہماری حقیقی خوشحالی صرف اُسی امر میں میسر آسکتی ہے جس کو ہم بذریعہ دعا چاہتے ہیں۔ بلکہ وہ خدا جو جانتا ہے کہ ہماری حقیقی خوشحالی کس امر میں ہے وہ کامل دعا کے بعد ہمیں عنایت کر دیتا ہے جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت سے اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کرسکتا ہے۔ ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہوجاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تختِ شاہی پر حاصل نہیں ہوسکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنے والوں کو ملتی ہے۔“

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 237 مطبوعہ ربوہ)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

اداریــــــــہ

احیاءِ اسلام اور جامعہ احمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ اسلام پر ایسا آئے گا کہ اسلام کا فقط نام رہ جائے گا اور قرآن کا فقط نقش موجود ہوگا۔ حقیقی علم اور معرفت دنیا سے مفقود ہوگی۔ تب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اسلام کے دوبارہ احیاء کا سامان فرمائے گا اور اسلام کو دوبارہ زندگی بخشے گا۔ اُسی فارسی الاصل کے ذریعہ ایمان دوبارہ دنیا میں آئے گا اور اسلام کا روشن چہرہ منور ہو کر دنیا کے سامنے چمکے گا۔

الحمد للہ یہ پیشگوئی حرف بہ حرف اسی زمانہ میں پوری ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ضرورت وقت پر سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ اور آپ نے اسلام کی قولی، لسانی و عملی خدمات کیں۔ یہاں تک کہ خود خدا تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا کہ
یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ۔ (تذکرہ صفحہ ۵۵ ایڈیشن ششم دسمبر ۲۰۰۶)

آپ کے ذریعہ دین اسلام ازسرنو زندہ ہوا۔ اور یہ زندگی دلائل، معجزات نشانات کے ذریعہ دوبارہ سامنے آئی۔ آپ نے اسلام کے اوامر و نواہی کو ازسرنو زندہ کیا اور قرآن مجید کے ہر حکم کو اپنی ذات میں عمل کر کے عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش فرمایا:

حضور علیہ السلام نے اس مقصد عالیہ کے حصول کیلئے حتیٰ الامکان تقاریر و تصانیف، معجزات و نشانات اور دعاوی کے ذریعہ کوشش وسعی کی۔ اور آنے والی نسلوں کیلئے ایسے پاکیزہ اور زندگی بخش علوم کا چشمہ جاری کر دیا۔ جس سے فیض یاب ہو کر لوگ دوسروں کی روحانی حیات کا باعث بن سکتے ہیں اور بن رہے ہیں۔ چنانچہ آج دنیا کے قریباً ہر ملک میں حضور علیہ السلام کی روحانی فوج کے سپاہی علم توحید کے علمبردار، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خدمت گزار اسلام کی فتح و کامیابی کیلئے دن رات کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تائیدات و نصرت ان کے شامل حال ہے اور ان کی کوششوں اور سعی کے شاندار اور بابرکت نتائج ظاہر ہو رہے ہیں اور اسلامی تعلیم کی کشش و جاذبیت ان لوگوں کے قلوب کو اسلام کی طرف مائل کر رہی ہے جو دین سے بیگانہ ہیں۔ مگر ایسے مجاہدین و مبلغین کی تعداد فی الحال قلیل ہے اور خدا کے مسیح کا مشن وسیع اور دائمی ہے۔ ساری دنیا میں تبلیغی مطمح نظر کے پیش نظر مبلغین کی یہ قلیل تعداد کسی حالت میں بھی مکتفی نہیں ہو سکتی اسلئے ضرورت ہے کہ جماعت میں مبلغین/واقفین زندگی کی روحانی فوج دلائل قاطعہ کے ہتھیاروں کے ساتھ مسلح کر کے جلد از جلد کثیر تعداد میں تیار کر کے میدان تبلیغ میں بھیجی جائے تاکہ وہ کفر پر فتح حاصل کریں اور اسلام اور احمدیت کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش کریں اور لوگوں کو امام الزماں کے حلقہ اطاعت میں لائیں۔

قادیان احمدیہ جماعت کا دائمی مرکز اور روحانی افواج کی تربیت گاہ ہے اور جامعہ احمدیہ روحانی افواج کی ٹریننگ کا سینٹر اور تبلیغی جدوجہد کا مرکزی نقطہ ہے۔ جامعہ احمدیہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش اور توقعات کے مطابق مبلغین سلسلہ کی تربیت و تیاری کا سامان بہم پہنچایا جاتا ہے تا یہاں کے فارغ التحصیل ساری دنیا میں اسلام و احمدیت کی خدمات کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور امام الزمان کے روحانی فیوض کو ساری دنیا میں پھیلائیں۔

ہمارے قائد اعظم اور اس روحانی فوج کے سپہ سالار حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دورِ حاضر کی رحمانی اور شیطانی جنگ کے پیش نظر جماعت سے بار بار مطالبہ کر چکے ہیں کہ احباب اپنے بچوں کو اس روحانی درس گاہ میں داخل کروائیں تاکہ ان کے بچے اس جگہ سے ٹریننگ حاصل کر کے روحانی جہاد میں شامل ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’ہمارے سامنے تو تمام دنیا کا میدان ہے۔ ایشیا، افریقہ، یورپ، امریکہ، آسٹریلیا، جزائر، ہر جگہ ہم نے پہنچنا ہے۔ ہر جگہ ہر براعظم میں نہیں، ہر ملک میں نہیں، ہر شہر میں نہیں بلکہ ہر قصبہ میں، ہر گاؤں میں، دنیا کے ہر فرد تک اسلام کے خوبصورت پیغام کو پہنچانا ہے۔ اس کے لئے چند ایک مبلغین کام کو انجام نہیں دے سکتے۔‘‘

’’تبلیغ کا کام بہت وسیع کام ہے۔ اور یہ باقاعدہ تربیت یافتہ مبلغین سے ہی زیادہ بہتر طور پر ہو سکتا ہے۔ اس لئے واقفینِ نَو کو زیادہ سے زیادہ یا واقفینِ نَو کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو جامعہ احمدیہ میں آنا چاہئے۔ جبکہ جو اعداد و شمار مَیں نے بتائے ہیں، اس سے تو ہم ہر ملک کے ہر علاقے میں جیسا کہ میں نے کہا مستقبل قریب کیا بلکہ دور میں بھی ہر جگہ مبلغ نہیں بٹھا سکتے۔ اور جب تک کل وقتی معلمین اور مبلغین نہیں ہوں گے انقلابی تبدیلی اور انقلابی تبلیغی پروگرام بہت مشکل ہے۔‘‘

(بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ جنوری ۲۰۱۳ مطبوعہ اخبار بدر ۲۸ مارچ ۲۰۱۳ صفحہ ۹۔۱۰)

اس اقتباس سے عیاں ہے کہ کس درد اور الحاح سے ہمارے آقا ہمیں اپنی اولادوں کو دین کی خدمات کیلئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ پس ہمارے ایمان کی علامت ہے کہ ہر خاندان ایک ایک لڑکا دین کی خدمت کیلئے وقف کرے۔ جو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی فوج کا ہراول دستہ بنے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جنوری 1945ء کے خطبہ جمعہ میں جامعہ احمدیہ میں طلباء کے داخلہ کے تعلق سے فرمایا:

’’اس رفتار سے وہ عظیم الشان کام نہیں ہو سکتا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے اس کے لئے بہت زیادہ آدمیوں کی ضرورت ہے مگر مدرسہ احمدیہ میں دوست اپنے بچوں کو داخل کرانے کی طرف توجہ نہیں کرتے ہر خاندان یہی سمجھتا ہے کہ دوسرے خاندان سے لڑکے آجائیں گے۔ اسے بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے اور چونکہ ہر گھر یہی سمجھ لیتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سارے ہی گھر خالی رہ جاتے ہیں۔ ایمان کی کم سے کم علامت یہ ہونی چاہئے کہ ہر خاندان ایک لڑکا دے اور جو یہ بھی نہیں کرتا وہ گو شرم وحیا کی وجہ سے منہ سے تو کچھ نہیں بولتا مگر عملی طور پر یہی کہتا ہے کہ اذھب انت وربك فقاتلا انا ھٰھنا قاعدونَ (الفضل 10 جنوری 1945ء)

پھر 19 جنوری 1945ء کے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو انتہائی تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ تم سے تمہاری جانوں کا مطالبہ کرتا ہے اور وہ اس صورت میں کہ اپنی اولادیں دین کی خاطر وقف کرو اگر تم دین کی خاطر اپنی اولادیں دینے کے لئے تیار نہیں ہو گے تو خدا تعالیٰ تمہاری اولادیں شیطان کو دے دے گا۔ یاد رکھو دنیا میں کسی کی اولاد اس کے پاس نہیں رہتی اگر تمہاری اولاد خدا کی خاطر ہو کر نہیں رہے گی۔ تو وہ شیطان کی ہو جائے گی۔ اگر تمہاری اولاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے راستہ میں اپنی جانیں نہیں دے گی تو وہ ابلیس کی رستہ میں مرے گی۔ العیاذ باللہ۔‘‘ (الفضل 23 جنوری 1945ء)

قارئین کرام! اس روحانی ٹریننگ سینٹر یعنی جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بار بار اعلان کئے جا رہے ہیں۔ شمارہ ہذا کے ۱۵ نمبر صفحہ میں بھی اعلان شائع ہوا ہے۔ لہٰذا ان والدین سے جن کے بچے دسویں درجہ دوم میں پاس کر چکے ہیں کو اپیل ہے کہ وہ اپنے محبوب آقا کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے بچوں کو جامعہ احمدیہ قادیان میں داخل کروائیں۔ نیز ان تمام نوجوانوں سے درخواست ہے کہ اسلام کو اُن کی ضرورت ہے۔ اس جامعہ میں داخلہ لیکر روحانی ٹریننگ حاصل کرو اور خود بھی زندہ ہو جاؤ اور ہزاروں لاکھوں کو زندہ کرنے کا ذریعہ بنو۔ اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیکر دلائل و براہین و دعا کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر میدان کارزار میں پہنچ کر ایسے کارنامے بجا لاؤ کہ آنے والی نسلیں تم پر ناز کریں۔ اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر آپ پر چسپاں ہو۔

وَاللّٰہِ یَکْفِیْ مِنْ کُمَاۃِ نِضَالِنَا ۔۔۔ جَلَدٌ مِّنَ الْفِتْیَانِ لِلْاَعْدَاءِ

ترجمہ: یعنی خدا کی قسم ہمارے مردانِ کارزار میں سے ایک جوان ہی سب دشمنوں کے لئے کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ نوجوانان احمدیت کو زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کیلئے زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

ارشاد
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ کینیڈا ۱۰ جولائی ۲۰۱۲ بروز منگل جامعہ احمدیہ کینیڈا کے فارغ التحصیل مبلغین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’تربیت بھی آپ کا کام ہے اور تبلیغ بھی آپ کا کام ہے۔ اور تبلیغ کے لئے تربیت پہلا قدم ہے۔ تربیت اگر آپ کی خود اچھی ہوگی تو تبلیغ کے میدانوں میں بھی آپ آگے بڑھتے چلے جائیں گے اور اگر آپ کی اپنی تربیت نہیں ہوگی تو تبلیغ کے میدان میں بھی برکت نہیں پڑے گی۔ آپ کا قول و فعل ایک جیسا نہیں ہوگا تو کوئی آپ کی بات نہیں سنے گا۔۔۔۔۔ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اس کے لئے سب سے بڑی چیز جو ایک مربی اور مبلغ میں ہونی چاہئے وہ اُس کی عاجزی ہے۔‘‘

’’عملی میدان میں آکر اپنے علم کو بڑھاتے چلے جائیں اور پرانے علم پر نازاں نہ ہوں اور عاجزی پیدا کرتے چلے جائیں اور عاجزی کے ساتھ ساتھ اور علم بڑھانے کے ساتھ ساتھ محنت کی بھی عادت ڈالیں۔ دو چار چھ گھنٹے کام کرنا آپ کا کام نہیں ہے۔ آپ واقف زندگی ہیں اور واقف زندگی کے لئے گھنٹے مقرر نہیں کئے گئے کہ اتنے گھنٹے کام کرو گے تو تم نے مقصد پورا کر لیا۔‘‘

’’آپ قرآن کریم پڑھیں گے اس کی تفاسیر پڑھیں گے غور و تدبر کریں گے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو ہمیشہ، آپ یاد رکھیں کہ آپ نے اپنے علم کا ذریعہ بنانا ہے۔ کوئی دن آپ کا ایسا نہیں ہونا چاہئے جس میں کچھ نہ کچھ حصہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا نہ پڑھا ہو۔ اسی سے آپ کو قرآن کریم کی صحیح تعلیم کی حقیقت پتہ چلے گی۔‘‘ (الفضل انٹرنیشنل ۲۸ ستمبر ۲۰۱۲ صفحہ ۱۲۔۱۳)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی روایات کے حوالہ سے ان کی بعض رؤیا کا ذکر جن کا خصوصیت سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے تعلق ہے اور جن میں پیشگوئی مصلح موعود کی صداقت اور آپ کی خلافت سے متعلق پہلے سے خبریں دی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیشہ ان کی نسلوں کو بھی ان کی دعاؤں کا وارث بنائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت کے تمام افراد کو بھی ہر قسم کے شر اور فتنہ سے بچائے اور خلافت احمدیہ کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے کی سب کو توفیق عطا فرمائے۔

مکرم سردار محمد بھروانہ صاحب آف جھنگ (پاکستان) کی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 15/فروری 2013ء بمطابق 15 تبلیغ 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ ۱۴/مارچ ۲۰۱۳ء کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات اور روایات کا جو سلسلہ شروع کیا ہوا ہے، اُس کے مَیں نے مختلف عنوان بنائے تھے، جو بیان ہوتے رہے۔ آج کا خطبہ اس سلسلہ کا آخری خطبہ ہوگا۔ ویسے مَیں نے متعلقہ لوگوں کو کہا ہے کہ رجسٹر دوبارہ چیک کرلیں۔ اگر کچھ روایات رہ گئی ہوئیں تو پھر کسی وقت بیان ہوجائیں گی۔

یہ حُسنِ اتفاق ہے کہ یہ خطبات فروری کے مہینہ میں ختم ہو رہے ہیں اور جن روایات پر ختم ہو رہے ہیں اُن کا تعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ ایک دو روایات مَیں نے گزشتہ خطبہ میں بیان کر دی تھیں اور آج تقریباً ساری ہی وہ روایات ہیں یا رؤیا ہیں، جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق ہیں۔ پانچ دن کے بعد یومِ مصلح موعود بھی منایا جائے گا۔ 20/فروری کو جماعت میں منایا جاتا ہے۔ یہ اس لئے نہیں کہ مصلح موعود کی پیدائش تھی بلکہ اس لئے کہ 20/فروری کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصلح موعود کی جو پیشگوئی فرمائی تھی، یہ اُس کا دن ہے اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دلیل ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش تو 20/فروری کی نہیں تھی۔

بہرحال یہ جو روایات مَیں بیان کرنے لگا ہوں ان میں حضرت مصلح موعودؓ کی خلافت کے بارے میں لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے تسلیاں دلوائیں۔ جو لوگ پہلے غیر مبائعین میں شامل ہوئے تھے اُن کی پھر اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی اور وہ دوبارہ بیعت میں آ گئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اپنا زمانہ گزارا ہے تو وہ بڑی سختیوں اور پریشانی کا دَور تھا۔ شروع میں انتخابِ خلافت کے وقت جو فتنہ اُٹھا، اس میں جو بڑے بڑے علماء کہلاتے تھے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے قریبی بھی تھے وہ جماعت سے علیحدہ ہو گئے، خزانہ لے کے چلے گئے اور پھر مختلف وقتوں میں اندرونی اور بیرونی فتنے بھی اُٹھتے رہے۔ لیکن ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کی مدد آپ کے شاملِ حال رہی۔ یہ اولوالعزم ہر فتنہ اور ہر سختی کا بڑا مردانہ وار مقابلہ کرتا رہا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ آخر وہی جماعت ترقی کرتی رہی جس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید تھی اور جو خلافت کے ساتھ وابستہ تھے۔ اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ کس طرح ترقی کر رہی ہے۔

آج کی جو روایات ہیں، اب مَیں بیان کرتا ہوں۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ فرماتے ہیں۔ انہوں نے 1894ء میں بیعت کی تھی۔ کہتے ہیں کہ ''مَیں نے رؤیا میں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں دیکھا تھا جو حضرت محمود کی خلافت کے متعلق تھا۔ جب حضرت خلیفہ اوّل ؓ کو چوٹ لگی اور آپ کو ماشرہ کی تکلیف ہوئی۔ (یہ بیماری ہے خون کے دباؤ میں یا جسم میں کسی وجہ سے سوجن وغیرہ ہو جاتی ہے اور پیٹ کی بھی خرابی ہوتی ہے) بہرحال کہتے ہیں آپ کو ماشرہ کی تکلیف ہوئی تو مَیں نے حضرت محمودؓ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ اقرار کیا تھا کہ مَیں آپ کا پہلا غلام ہوں۔ تو مجھے آپ نے فرمایا کہ سمجھ میں نہیں آیا۔ تو جناب شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی نے بتلایا کہ ان کو بذریعہ رؤیا اور الہام کے یہ بتلایا گیا ہے کہ ہم نے محمود کو خلیفہ بنا دیا ہے''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 6 صفحہ 76-75 از روایات حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ)

حضرت امیر محمد خان صاحبؓ۔ پچھلی روایتوں میں بھی ان کی روایتیں، امیر خان صاحب کے نام سے پڑھتا رہا ہوں۔ ان کے کسی عزیز نے مجھے لکھا کہ ان کا نام امیر محمد خان تھا۔ تو بہرحال روایت میں لکھنے والے نے تو شروع میں امیر خان ہی لکھا ہے لیکن آگے روایتوں میں ان کے ایک خط کا ذکر آتا ہے اُس سے پتہ لگتا ہے کہ اصل نام ان کا امیر محمد خان ہی ہے۔ بہرحال انہوں نے 1903ء میں بیعت کی تھی۔ کہتے ہیں کہ 23/نومبر 1913ء کو مَیں نے خواب کے اندر ایک سرس کا درخت دیکھا جس کے ساتھ کچھ بڑی بڑی خشک پھلیاں لٹک رہی تھیں جس کی کھڑکھڑاہٹ سے اس قدر شور پڑ رہا تھا کہ کسی کو آواز بھی سنائی نہیں دیتی تھی۔ تب اللہ تعالیٰ نے بارش برسائی جس سے وہ تمام سوکھی ہوئی پھلیاں جھڑ گئیں۔ اس پر حضرت اولوالعزم نے فرمایا (یعنی حضرت مصلح موعود نے خواب میں ہی فرمایا) کہ شیطان کا گھر اُجڑ گیا، برباد ہوگیا۔ اب زمین سے سبزہ اُگے گا اور غلبہ پیدا ہوگا اور میوے لگیں گے۔ اس پر بعض اشخاص نے ان خشک پھلیوں کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آپ نے ان کو شیطان کا گھر کیوں کہا ہے؟ اس کے جواب میں حضرت اولوالعزم نے فرمایا کہ انہیں مَیں نے شیطان کا گھر نہیں کہا، انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی شیطان کا گھر ہی کہا ہے۔ اس کے بعد مَیں نے حکیم محمد عمر صاحب کو بڑی بلند آواز کے ساتھ (یہ خواب کا ذکر کر رہے ہیں، خواب میں ہی) حضرت صاحب کی پیشگوئیاں لوگوں کو سناتے دیکھا جو کہ پوری ہو چکی تھیں اور جن کو آئندہ کی پیشگوئی کی صداقت میں بطور دلیل کے پیش کر رہے تھے۔ جن کے سننے سے سامعین کے دلوں میں ایک سکینت اور سرور پیدا ہو رہا تھا۔ کہتے ہیں سوالحمدللہ! یہ خواب تقررِ خلافتِ ثانیہ کے وقت ہو بہو پورا ہوا اور مولوی محمد علی صاحب مع اپنے رفقاء کے، جنہوں نے خلافت کے خلاف شور برپا کر رکھا تھا، جماعت سے الگ ہو گئے بلکہ قادیان سے بھی نکل گئے۔ جن کے نکلنے کے بعد احمدیت خلافتِ ثانیہ کے ذریعہ چاردانگِ عالم میں پھیل گئی''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 6 صفحہ 148-147 از روایات حضرت امیر محمد خان صاحبؓ)

حضرت امیر محمد خان صاحبؓ ہی بیان فرماتے ہیں کہ ''24/فروری 1912ء بدھ وار کی رات خواب کے اندر مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ (یہ جس خواب کا ذکر کر رہے ہیں، یہ حضرت خلیفہ اوّل کی زندگی کی خواب ہے) کہ جب مبارک موعود آئے گا تو تخت نشین کیا جائے گا۔ اس سے مراد ہم تو جارج پنجم کی تخت نشینی لیتے تھے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ مبارک موعود سے مراد صاحبزادہ میاں محمود احمد ہیں اور تخت نشینی سے مراد آپ کی خلافت ہے۔ پھر خیال ہوا کہ آپ کی خلافت کے وقت تو دنیا میں کوئی زبردست زمینی یا آسمانی نشان ظاہر ہونا چاہئے تھے۔ تب تفہیم ہوئی

کہ نشان بھی پورا ہو جائے گا۔ صاحبزادہ صاحب کی خلافت کے ذکر سے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ بشاش ہو رہا تھا اور مَیں بھی خوش ہو رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ مَیں تو مبارک موعود کا ظہور کسی دُور کے زمانے میں سمجھتا تھا لیکن خدا کا شکر ہے کہ یہ خوش وقت بھی میری زندگی میں ہی مجھے نصیب ہوا۔ پھر خواب کے اندر خیال پیدا ہوا کہ خلیفہ تو حضرت مولوی صاحب ہیں، میاں صاحب کس طرح خلیفہ ہو گئے۔ تب تفہیم ہوئی کہ خلیفہ اوّل نے تو بہت بوڑھے ہونا نہیں کیونکہ خدا کے پیارے ارزل عمر کو نہیں پہنچتے''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 6 صفحہ 143-142 از روایات حضرت امیر محمد خان صاحبؓ)

بعض لوگ موعود کا سوال اُٹھا دیتے ہیں تو ان کو اُس زمانے میں بھی خواب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بتا دیا۔

حضرت خیر دین صاحبؓ جن کی بیعت 1906ء کی ہے، فرماتے ہیں کہ ''ایک دفعہ مَیں نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ گیارہ کرم لمبا ہو گیا ہے۔ (کرم ایک پیمانہ ہے جو دیہاتوں میں زمینوں کی پیمائش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، ساڑھے پانچ فٹ کا۔ یعنی پچپن ساٹھ فٹ لمبا ہو گیا) اس میں بتایا ہے کہ خدا نے ان کو غیر معمولی طاقت عطا فرمائی ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ اسی حالت میں دیکھا کہ آپ کا چہرہ مبارک مغرب کی طرف ہے اور ایک چھوٹی سی دیوار پر رونق افروز ہیں اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ مَیں نے عرض کیا کہ حضور آپ روتے کیوں ہیں؟ آپ نے فرمایا اس واسطے روتا ہوں کہ لوگ مجھے معبود نہ بنا لیں''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 7 صفحہ 161 از روایات حضرت خیر دین صاحبؓ)

حضرت خیر دین صاحبؓ ہی روایت کرتے ہیں کہ ''کچھ دن ہوئے ایک خواب دیکھا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو چھٹیاں دے رہے ہیں۔ وہ چھٹیاں اُن آدمیوں کی ہیں جن کے مقام آسمان میں ہیں۔ ان کے درجہ کے مطابق ہر ایک کو چھٹی دیتے ہیں۔ مَیں نے خیال کیا کہ مَیں بھی حضور سے پوچھتا ہوں کہ آیا میرے لئے آسمان میں کوئی مقام ہے۔ چنانچہ مَیں نے پوچھا کہ حضور! میرے لئے بھی آسمان پر مقام ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں تمہارے لئے بھی آسمان میں جگہ ہے۔ ان سب باتوں سے مَیں نے یہی سمجھا ہے کہ جو کچھ خاکسار کو نظر آ چکا ہے یا نظر آ رہا ہے، یہ سب کچھ نورِ نبوّت کی شعاعوں سے ہے''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 7 صفحہ 161 از روایات حضرت خیر دین صاحبؓ)

حضرت خلیفہ نور الدین صاحبؓ سکنہ جموں فرماتے ہیں۔ دسمبر 1891ء کی ان کی بیعت ہے کہ ''مجھے 1931ء میں کشفی حالت میں ایک بچہ دکھایا گیا جس سے سب لوگ بہت پیار کرتے تھے۔ مَیں نے بھی اُسے گود میں اُٹھا لیا اور پیار کیا۔ اگرچہ وہ چھوٹا سا بچہ ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ اس کی عمر تینتالیس سال کی ہے۔ مجھے القاء ہوا کہ اس کشف میں جو بچہ دکھایا گیا ہے وہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ہیں۔ 1931ء میں آپ کی عمر تینتالیس سال کی تھی۔ اور یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی اشعار میں درج ہے کہ ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

اس میں لفظ ''ایک'' میں بھی اشارہ 1931ء کی طرف ہے کیونکہ بحساب ابجد ''ایک'' کے عدد 31 ہیں۔ یعنی الف، ی، ک۔ ایک جو ہے اُس کے عدد جو ہیں وہ ابجد کے حساب سے 31 بنتے ہیں اور روحانی ترقی کا کمال بھی چالیس سال کے بعد شروع ہوتا ہے اس لئے اس کشف میں بچہ 43 کا دکھایا گیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 12 صفحہ 85-84 از روایات حضرت خلیفہ نور الدینؓ صاحب سکنہ جموں)

حضرت رحم دین صاحبؓ ولد جمال دین صاحب فرماتے ہیں، ان کی بیعت 1902ء کی ہے کہ ''خلافتِ ثانیہ کے وقت مَیں نے رؤیا دیکھا کہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے کرسی پر بیٹھے ہیں اور میاں صاحب حضرت خلیفہ ثانی پاس کھڑے ہیں۔ تب میرے دیکھتے دیکھتے مولوی محمد علی صاحب کا چہرہ اور جسم چھوٹا ہونا شروع ہوا اور بالکل چھوٹا ہو گیا جیسے بچہ کا جسم ہوتا ہے اور حضرت میاں صاحب کا جسم بڑھتے بڑھتے بہت لمبا (یعنی آپ کے قد سے بھی زیادہ قد وغیرہ ہو گیا) اور بڑے رعب و جلال والا ہو گیا۔ تب مَیں بہت متعجب ہوا اور جس وقت صبح ہوئی تو تمام شکوک و شبہات دل سے نکل گئے اور میں نے آپ کی بیعت کر لی۔ (پہلے ان کے دل میں کچھ شکوک تھے۔) الحمد للہ علیٰ ذالک''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 6 صفحہ 34 از روایات حضرت رحم الدین صاحبؓ)

پھر حضرت امیر محمد خان صاحبؓ کی ہی روایت ہے۔ کہتے ہیں ''جن دنوں قبل از خلافت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی حج کو تشریف لے گئے تھے، اُن ایام میں مَیں نے خواب کے اندر مسلمانوں کو کفار کے ہاتھ گھرے ہوئے دیکھا۔ (یعنی کفار نے مسلمانوں کو گھیرا ہوا ہے) جب کوئی صورت چارۂ کار نہ رہی تو ہم میں سے ایک شخص آسمان کی طرف اُڑا اور وہ آسمان سے قوی ہیکل مخلوق کو ساتھ لایا جس نے آتے ہی کفار کو بھگا دیا۔ چنانچہ مَیں نے یہ خواب حضرت اولوالعزم کی خدمتِ بابرکت میں آپ کے حج کے سفر میں مکہ مدینہ میں تحریر کیا اور عرض کیا کہ حضور کا یہ سفر خدا کی رضا اور اُس کے قرب کے حصول کا ذریعہ ہو۔ اور خواب میں مَیں نے جو کسی کو آسمان پر جاتے دیکھا اس سے مراد آپ کا سفرِ حج ہو۔ اور قوی ہیکل مخلوق کے نزول سے آپ کی دعاؤں کے ذریعہ فرشتوں کا نزول ہو جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ کفّار کو نیست و نابود کرے۔ چنانچہ میرا خیال ہے کہ حضور نے حج سے واپسی پر مسجد نور میں تقریر فرماتے ہوئے میرے اس خط کا ذکر بھی فرمایا تھا''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 6 صفحہ 141 از روایات حضرت امیر محمد خان صاحبؓ)

پھر حضرت امیر محمد خان صاحبؓ ہی فرماتے ہیں کہ ''20/جنوری 1913ء کو مَیں نے نمازِ عشاء میں دعا کی کہ اے اللہ! تو مجھے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر بزرگوں کی زیارت خواب کے اندر نصیب فرما۔ جب مَیں سو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک میدان میں بہت سے بزرگانِ دین جمع ہیں اور سب کے سب دعا میں مشغول ہیں جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی ہیں اور آپ کے اور میرے آگے چنبیلی کے پھول ہیں جن کی ہم خوشبو لے رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مجھے فرمایا کہ پھولوں کو سونگھتے وقت ناک سے نہیں لگانا چاہئے بلکہ ذرا ناک سے فاصلے پر رکھنے چاہئیں تا کہ پھولوں کی خوشبو نفاست سے آئے''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 6 صفحہ 144-143 از روایات حضرت امیر محمد خان صاحبؓ)

حضرت امیر محمد خان صاحب ہی کہتے ہیں کہ ''دسمبر 1913ء کی رات مَیں نے خواب میں حضرت میاں صاحب اولوالعزم کے ہمراہ ایسے گھروں کا نظارہ دیکھا جن کے نیچے سمندر گھس آیا ہے اور وہ بے خبری میں تباہی کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ جن کی تعبیر منکرینِ خلافت کے انکارِ خلافت سے پوری ہوئی''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 6 صفحہ 149 از روایات حضرت امیر محمد خان صاحبؓ)

پھر کہتے ہیں کہ ''13، 14 فروری 1930ء کی درمیانی رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں ایک زینہ پر چڑھ رہا ہوں اور میرے پیچھے حضرت اُمّ المومنینؓ صاحبہ بھی چڑھ رہی ہیں۔ جب مَیں نے حضور کی طرف دیکھا تو مَیں بوجہ آپ کے ادب کے گھبرا گیا۔ (یعنی حضرت امّ المومنینؓ کی طرف دیکھا تو گھبرا گیا۔) مگر حضرت امّ المومنینؓ صاحبہ نے ازراہِ شفقت فرمایا کہ ڈرو مت۔ تم بھی ہمارے بچے ہی ہو۔ پھر مَیں ایک زینہ سے ہو کر ایک اور مکان کے اندر چلا گیا اور وہ مکان بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی مکان ہے۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں مجھے ملازمت ملتی ہے مگر تنخواہ میری سب انسپکٹری کی تنخواہ سے بہت کم ہے جسے مَیں نے مشورہ کے بعد قبول کر لیا۔ پر مجھے ایک شخص پوچھتا ہے کہ تم نے پہلی ملازمت کس لئے چھوڑ دی۔ مَیں نے کہا کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ دھوکہ کیا۔ پھر ایک اور شخص یا وہی شخص مجھے پوچھتا ہے کہ تم دیر سے کیوں آئے؟ مَیں نے کہا کہ میرے جو مہمان آئے ہوئے تھے وہ بیمار تھے اُن کی تیمارداری کی وجہ سے دیر ہو گئی۔ جس پر حضرت ام المومنینؓ صاحبہ نے فرمایا کہ تیمارداری کی وجہ سے دیر ہو ہی جایا کرتی ہے۔ پھر اس کے بعد مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ چند آدمی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے مکان میں گھس آئے ہیں اور وہ شورش کرنا چاہتے ہیں۔ میرے ہاتھ میں تلوار ہے۔ مَیں نے تلوار سے سب کو بھگا دیا۔ پھر جب مَیں واپس اندر آیا تو دیکھا کہ ایک شخص پھر تلوار لئے اندر گھس آیا ہے۔ مَیں نے اپنی تلوار سے اُس کی تلوار کاٹ دی اور وہ عاجز سا ہو گیا۔ اتنے میں اور چند آدمی حضرت خلیفہ ثانی کو گھیرے میں لئے جا رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مجھے آواز دی۔ مَیں نے اس ہجوم کو بھی منتشر کیا اور ایک اور شخص کو جو کہ فتنہ کا بانی مبانی تھا، اُسے تلوار سے قتل کرنا چاہا مگر وہ میری طرف منہ کر کے پیچھے کی طرف ہٹتا گیا اور مَیں بھی اُسے آگے رکھ کر اُس کی طرف بڑھتا گیا یہاں تک کہ مَیں نے اُس کو گھیر کر قتل کر دیا اور پھر جب مَیں اندر واپس آیا تو حضرت اُمّ المومنین صاحبہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مجھے دودھ پلایا۔ ایک شخص مجھے دودھ پیتے دیکھ کر کہنے لگا کہ تم دودھ کیوں پیتے ہو؟ مَیں نے کہا کیا دودھ برا ہے۔ دودھ پینا تو بہت اچھا ہے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی اور مَیں نے یہ خواب بذریعہ خط حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت بابرکت میں ارسال کیا۔ حضور نے 05/03/30 کو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے ذریعہ جواب تحریر فرمایا کہ خواب اچھی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے کوئی سلسلہ کی خدمت لے لے گا۔ اس کے بعد اپریل/30ء کو پھر مَیں نے حضور کی خدمت میں ایک خط لکھا کہ بحضور سیدنا و امامنا حضرت امیر المؤمنین۔ السلام علیکم۔ (یہ شعر لکھا ہے اُس پہ کہ)

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است زیر آں گنج کرم بنہادہ است

مستریوں کی فتنہ انگیزی اور پولیس کی ناجائز کارروائی سن کر دل قابو سے نکلا جا رہا ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا تو مَیں نے خواب میں شریروں کا ایک گروہ حضور کے گرد جمع دیکھا جسے مَیں نے بذریعہ تلوار کے منتشر کیا اور ان کے سرغنہ کو قتل کیا۔ یہ خواب مَیں نے حضور کی خدمت میں تحریر کیا تھا۔ جس پر حضور نے رقم فرمایا تھا کہ ''خدا تعالیٰ تم سے کوئی خدمتِ دین لے لے گا''۔ سو مَیں اس خدمت کی ادائیگی کے لئے نہایت بے تابی سے چشم براہ ہوں لیکن مَیں نہیں جانتا کہ یہ کس طرح ادا ہو گی۔ سوائے دعا اور خدا کی استمداد کے اَور کوئی ذریعہ نہیں پاتا۔ حضور سے التجا ہے کہ میرے لئے دعا فرمائی جائے کہ خدا میری کمزوریوں سے درگزر فرما کر میری دعاؤں کو قبول فرمائے اور مجھے خدمتِ دین کے حصول کا عملی موقع عطا کرے۔ والسلام امیر محمد خان، سب انسپکٹر اشتمال اراضیات، ضلع جالندھر۔ کہتے ہیں کہ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ سات سال کے بعد میری یہ خواب حرف بحرف پوری ہوئی یعنی 1924ء میں مَیں نے ایک اعلیٰ افسر کے ایماء پر ملازمت سے استعفیٰ دیا جو بعد میں اُس کی دھوکہ دہی ثابت ہوئی کیونکہ اُس نے بعض

وجوہات کی بناء پر مجھے کہا تھا کہ مَیں بھی ملازمت چھوڑ رہا ہوں، تم بھی چھوڑ دو۔ لیکن پتہ لگا کہ اُس نے خود اب تک ملازمت نہیں چھوڑی اور اشتمال اراضیات میں مجھے 90 روپے ماہوار تنخواہ ملتی تھی اور اب قادیان میں صرف 20 روپے لے رہا ہوں `جیسا کہ خواب میں بتلایا گیا تھا` اور ملازمت بھی انجمن کی نہیں بلکہ تحریکِ جدید کی ہے جو خاص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک ہے اور 1934ء سے ملازمت سے برطرف ہو کر آخر 1936ء تک بوجہ خانگی کاروبار گھر پر رہا اور اب یہاں آ کر خوارج کے فتنہ کو بچشمِ خود دیکھا اور دعاؤں کی توفیق پائی اور فخر الدین صاحب بانی سرغنہ کے قتل کا واقعہ بھی بچشمِ خود دیکھا۔

عطا کیں تُو نے میری سب مرادات
کرم سے تیرے دشمن ہو گئے مات

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 6 صفحہ 152-156 از روایات حضرت امیر محمد خان صاحبؓ)

حکیم عطا محمد صاحبؓ جن کی بیعت 1901ء کی ہے، فرماتے ہیں کہ ’’حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کے غالباً ایک ماہ بعد حکیم احمد دین صاحب شاہدرہ سے لاہور میرے مکان پر آئے اور فرمانے لگے کہ چلو آج محمد علی صاحب سے مسئلہ نبوت پر کچھ گفتگو کرنی ہے۔ مَیں بھی اُن کے ساتھ ہو گیا۔ وہاں مسجد میں دوستانہ طور پر حکیم احمد دین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب نے گفتگو شروع کر دی۔ کوئی پندرہ بیس منٹ تک سلسلہ جاری رہا۔ اس بات پر کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی تھے کہ نہیں تھے۔ کہتے ہیں بعد میں ہم سب اپنے اپنے گھر آ گئے۔ رات کو مَیں نے دعا کی کہ الٰہی! مولوی محمد علی نے جو بیان کیا ہے وہ کچھ سچ معلوم ہوتا ہے۔ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے بارے میں کچھ شبہ ڈال دیا) میرے دل کو تُو خود ہی سنبھال۔ مَیں نے رات کو دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تیزی سے گھبرائے ہوئے آئے ہیں اور فرمایا کہ وہ دیکھو۔ مَیں نے دیکھا کہ ایک کبوتر باز نہایت غصّہ سے بھرا ہوا اُس کبوتر کی طرف دیکھ رہا ہے جو کہ دوسرے کبوتر باز کی چھتری پر جا بیٹھا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دیکھو! کبوتر باز کو جو کہ دوسرے کی چھتری پر جا بیٹھے، نہایت حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے تم بھی کبھی پیغام بلڈنگ میں نہ جایا کرو۔ مَیں نے عرض کیا کہ حضرت! مَیں کبھی نہیں جاؤں گا۔ پھر میری نیند کھل گئی اور اللہ کے فضل کا شکریہ ادا کیا‘‘۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 7 صفحہ 179 از روایات حضرت حکیم عطا محمد صاحبؓ)

ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑکؓ جنہوں نے 1907ء میں بیعت کی فرماتے ہیں کہ ’’زمانہ گزرتا گیا اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو گئی۔ نیروبی کے تمام احمدیوں نے اُس وقت حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت کر لی مگر مَیں اور محمد حسین صاحب بٹ مرحوم اور خواجہ قمر الدین صاحب مرحوم محروم رہے۔ اور ہم نے بیعت نہ کی۔ بعد ازاں مجھے ہندوستان جانے کا موقع ملا تو مَیں ملازمت سے الگ ہو گیا تھا۔ لڑائی شروع ہو گئی اور مَیں ہندوستان میں رہا اور پھر وہیں ہندوستان میں مجھے میڈیکل کالج لاہور میں ہیڈ لیبارٹری اسسٹنٹ کی ملازمت مل گئی۔ اُن دنوں مَیں پیغام بلڈنگ بہت جایا کرتا تھا اور طبیعت کا رجحان اور خیالات اہلِ پیغام کے ساتھ ہی تھے۔ وہاں نماز پڑھا کرتا اور درس بھی وہیں سنا کرتا اور وقتاً فوقتاً اختلافی مسائل پر تبادلہ خیالات بھی ہوتا رہتا تھا۔ جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم سے مَیں نے ایک دفعہ دریافت کیا کہ اس اختلاف میں کون حق بجانب ہے۔ اس کے جواب میں ڈاکٹر صاحب مرحوم نے کہا کہ سمجھدار لوگ تو سب ہمارے ساتھ ہیں۔ (جتنے بڑے بڑے سمجھدار ہیں وہ تو ہمارے ساتھ آ گئے ہیں۔) اُنہی دنوں مَیں حاجی محمد موسیٰ صاحبؓ کی دوکان پر بھی جایا کرتا تھا۔ وہاں منشی محبوب عالم صاحبؓ جو آجکل راجپوت سائیکل ورکس کے پروپرائٹر ہیں اُن سے بھی ملا کرتا تھا اور اختلافی مسائل پر گرما گرم گفتگو ہوا کرتی تھی۔ منشی صاحب کچھ سخت الفاظ بھی استعمال کیا کرتے تھے مگر مَیں سمجھتا تھا کہ منشی صاحب سخت کلامی کرتے ہیں۔ (یعنی عادت ہے، عادتاً کرتے ہیں) چنانچہ منشی صاحب نے ایک دفعہ مجھے کہا کہ تم پیغام بلڈنگ میں کیا کرنے جاتے ہو؟ مَیں نے کہا کہ قرآنِ مجید کا درس دینے جاتا ہوں۔ (میرا خیال ہے ’سننے جاتا ہوں‘، ہونا چاہئے) کہنے لگے روزانہ وہاں جاتے ہو آج ہمارے ساتھ بھی قرآنِ مجید سننے کے لئے چلو۔ اُن دنوں نماز میاں چراغ الدینؓ صاحب مرحوم کے مکان پر ہوا کرتی تھی اور درس بھی وہیں ہوتا تھا جو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ دیا کرتے تھے۔ جب مَیں پہلی دفعہ گیا تو پارہ ’’سَیَقُوْلُ‘‘ کے پہلے ہی رکوع کا درس تھا۔ (دوسرے پارے کا۔) مولانا راجیکیؓ صاحب ایک روانی کے ساتھ مستحکم اور مدلل طور پر قرآنِ مجید کی تفسیر کر رہے تھے جو مَیں نے اس سے پیشتر کبھی نہ سنی تھی۔ اُس وقت مولوی صاحب کی شکل کو جب مَیں نے دیکھا تو میرا خیال تھا کہ یہ شخص تو کوئی جاٹ معلوم ہوتا ہے۔ اس نے کیا درس دینا ہے؟ مگر میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی جب مَیں نے دیکھا کہ مولوی صاحب سے نکات و معارف کا دریا رواں ہے۔ چنانچہ مَیں نے منشی محبوب عالمؓ صاحب کے پاس بھی مولوی صاحب کی تعریف کی۔ اس پر انہوں نے کہا کہ تمہارے مولوی محمد علی صاحب نے بھی ان سے قرآن کا علم حاصل کیا ہے۔ اُن دنوں میں کچھ تذبذب کی حالت میں تھا کہ مَیں نے ایک رؤیا دیکھی کہ ایک مسجد ایسی ہے جیسی کہ بٹالہ کی جامع مسجد اور اس مسجد کے عین وسط میں بیٹھے ہوئے مجھے خیال آ رہا ہے کہ پانی کہیں سے لے کر وضو کر کے نماز پڑھیں۔ ادھر ادھر دیکھ کر مَیں نے خیال کیا کہ پانی وہاں نہیں ہے۔ (مسجد میں بیٹھے ہوئے یہ سوچا کہ اس مسجد میں پانی نہیں ہے۔) اس لئے مَیں بالمقابل پانی کی تلاش میں گیا تو معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ایک مسجد ہے جیسا کہ وہ پیغام بلڈنگ کی مسجد ہے جس میں پانی کی نلکیاں لگی ہوئی ہیں۔ مَیں وہاں پر وضو کرنے کے لئے نلکی کھولتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہلے صاف پانی آیا ہے مگر معاً بعد گدلا سا پانی جس میں میل کی سی کثافت ہے، جس کو پنجابی میں پنہ اور انگریزی میں algae کہتے ہیں، (کائی جو کہتے ہیں، وہ پانی میں سے) نکلا ہے اور میرے ہاتھوں پر پڑ گیا جس سے مَیں نے خیال کیا یہ تو بڑا میلا پانی ہے اور وہ ختم بھی ہو گیا۔ اس کے بعد مَیں نے اُسی مسجد کی طرف (یعنی جو پہلی مسجد تھی، جہاں بیٹھا ہوا تھا) واپسی کا ارادہ کیا اور وہ دیوار جو کہ اونچی معلوم ہوتی ہے اس پر مَیں چڑھ رہا ہوں تو ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے میرے پیچھے سے آ کر ٹانگ پکڑ لی ہے کہ تم یہاں کیوں آئے تھے؟ پھر یہاں نہ آنا۔ (غالباً یہ دوبارہ اُسی مسجد کا ذکر کر رہے ہیں جس میں ابھی وضو کر رہے تھے) کہ تم یہاں کیوں آئے تھے؟ پھر یہاں نہ آنا۔ مَیں کہتا ہوں کہ مجھے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد جب مَیں اسی مسجد کی طرف واپس گیا ہوں تو وہاں پر نہایت مصفّٰی پانی کا ایک حوض ہے۔ (یعنی جہاں بیٹھے ہوئے تھے، وہاں واپس گئے تو مصفّٰی پانی کا ایک حوض نظر آیا) اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ ایک حدیث کی کتاب کا درس دے رہے ہیں جو حنائی کاغذ پر چھپی ہوئی ہے اور اُس کے حاشیوں پر بھی گنجان چھپا ہوا ہے۔ مَیں یہ خیال کرتا ہوں کہ یہاں تو پانی کثرت کے ساتھ ہے اور مَیں پہلے بھولا ہی رہا۔ خیر جس وقت مَیں وضو کر کے ہاتھ اُٹھاتا ہوں تو مستری محمد موسیٰؓ صاحب کا لڑکا محمد حسین تلوار لے کر میرے سر پر کھڑا ہے اور مَیں خیال کرتا ہوں کہ اس کو حضرت خلیفہ ثانی کی طرف سے میرے متعلق یہ حکم ہے کہ مَیں منافق ہوں اور مجھے قتل کر دیا جائے۔ مَیں نے محمد حسین صاحب کی طرف مڑ کر دیکھا کہ تم ایک مومن کو قتل کے لئے تلوار اُٹھاتے ہو۔ تمہیں معلوم نہیں کہ مَیں مومن ہوں؟ اُس کے بعد نظارہ بدل گیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مَیں ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے ہوں اور چھوٹے چھوٹے لڑکے سرخ اور سفید رنگ کی وردیاں پہنے ہوئے جیسا کہ مولی ہوتی ہے ماتم کر رہے ہیں اور محرم کے دن معلوم ہوتے ہیں۔ مَیں تلوار لے کر ان لڑکوں کی طرف جاتا ہوں اور کہتا ہوں چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ لڑکے بھاگ گئے۔ اُس کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے لڑکے عبدالغفور خان کا مکان ہے اور مَیں اُس کمرے میں داخل ہونے کے لئے جب جاتا ہوں تو پولیس کے سپاہی تلاشی لینے کے لئے آتے ہیں اور مَیں خیال کرتا ہوں کہ میرے پاس جو تلوار بغیر لائسنس ہے، اس کی تلاشی کے لئے آئے ہیں۔ مگر مَیں دل میں خیال کرتا ہوں کہ یہ تلوار تو مَیں افریقہ سے لایا ہوں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اس رؤیا کو مَیں نے شاید چند ایک دوستوں کے پاس بھی بیان کیا اور شاید مجھے مستری محمد موسیٰؓ صاحب نے کہا کہ کاش کہ خواب میں قتل کر دیئے جاتے تو بہت اچھا ہوتا کہ منافقت بالکل مٹ جاتی۔ (اسے دیکھنے کے بعد بھی انہوں نے بیعت نہیں کی تھی) یہ کہتے ہیں اس کے بعد پھر مَیں نے حضرت خلیفہ ثانیؓ کی بیعت کر لی اور پھر مَیں خدا تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ سے اخلاص و محبت میں ترقی کرتا گیا‘‘۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 12 صفحہ 221 تا 227 از روایات حضرت ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑکؓ)

حضرت خیر دین صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ’’جب احرار کا فتنہ بھڑکا تو خاکسار نے دیکھا کہ حضرت امیر المومنین کے ایک طرف یوسف نامی شخص لیٹا ہوا ہے اور دوسری طرف حضور کے شیر محمد لیٹا ہوا ہے۔ تو اس میں جنابِ الٰہی نے یہ بتایا کہ واقع میں یہ یوسف تو ہے مگر بعض لوگ حضور کی ترقی کو دیکھ کر جل رہے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ کیونکہ غیر معمولی خدائی طاقت ہے اس لئے جلنے والے کچھ نہیں کر سکیں گے۔ گویا یہ خواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر کے مطابق ہے۔

یوسف تو سن چکے ہو اِک چاہ میں گرا تھا
یہ چاہ سے نکالے جس کی صدا یہی ہے

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 7 صفحہ 160 از روایات حضرت خیر دین صاحبؓ)

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS SIGN OF PURITY
Since 1948

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

حضرت ڈاکٹر نعمت خان صاحب ؓ بیان کرتے ہیں۔ 1896ء کی ان کی بیعت ہے کہ ’’جب خلافتِ ثانیہ کا وقت آیا تو مَیں نے بیعت کا خط حضرت امیر المومنین کی خدمت میں لکھا اور اُن دنوں میں شاید رخصت پر ریاست نادون ضلع کانگڑہ میں اپنے گھر پر تھا۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ان کا خط آیا۔ (یعنی یہ حضرت مولوی غلام حسین صاحب پشاوری کا ذکر کر رہے ہیں کہ ان کا خط آیا۔ یہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے سسر تھے لیکن انہوں نے پہلے شروع میں بیعت نہیں کی تھی بلکہ پیغامیوں کے ساتھ چلے گئے تھے۔) کہتے ہیں اُن کا مجھے خط آیا اور اُس میں بیعت فسخ کرنے کے متعلق یہ لکھا ہوا تھا کہ فسخ کر دو۔ حضرت خلیفہ ثانی کی جو بیعت ہے وہ فسخ کر دو۔ چونکہ میرا تعلق اُن سے بہت عرصہ رہا تھا اس لئے اصلیت کو نہ سمجھا اور مَیں نے فسخ بیعت کے متعلق پیغامِ صلح میں لکھ دیا۔ اعلان ہو گیا اور اُن کے ساتھ یعنی پیغامیوں کے ساتھ میں ہو گیا۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ خاندانِ نبوت کے متعلق میرے وہی خیالات رہے جو پہلے تھے اور کبھی مجھ سے بے ادبی کے الفاظ نہ نکلے۔ (یعنی حضرت مسیح موعود کی جو اولاد تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی وغیرہ، ان کے متعلق کوئی بے ادبی کے الفاظ نہیں نکلے) یہی حالت مدت تک رہی۔ ان کے ایک دو جلسوں میں بھی شامل ہوا۔ (یہ جو مَیں نے شروع میں ان کا یعنی مولوی غلام حسین صاحب کا ذکر کیا ہے ناں، تو انہوں نے بیعت نہیں کی تھی لیکن 1940ء میں انہوں نے پھر بیعت کر لی تھی اور مبائعین میں شامل ہو گئے تھے پھر قادیان ہی آ کر رہے ہیں۔) بہر حال یہ کہتے ہیں کہ مَیں جلسوں میں بھی شامل ہوا۔ 1930ء یا اس سے پہلے، ایک رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑی حویلی سمندر کے کنارے پر ہے اور پانی کی لہریں زور شور سے اس کے ساتھ ٹکراتی ہیں اور بہت شور ہوتا ہے۔ اُس حویلی کے اندر سے مولوی محمد علی نکلے تو کیا دیکھتا ہوں کہ اُن کے چہرے کا نصف حصہ سفید اور نصف سیاہ تھا۔ معاً میرے دل میں خیال ہوا کہ ان کی پہلی زندگی یعنی پہلی حالت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کی اچھی تھی اور اُس کے بعد کی سیاہ ہو گئی۔ اُس کے بعد جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو ہدایت کی طرف لاتا ہے تو اُس کے اسباب بھی ایسے پیدا کر دیتا ہے جو اس کی ہدایت کا موجب ہو جاتے ہیں۔ مَیں 1932ء میں اپنے گھر پر تھا۔ میرے اہلِ خانہ سرگودھا میں تھے کہ ڈاکٹر محمد یوسف صاحب امریکہ والوں کا، جو میرے رشتہ دار ہیں، خط پہنچا کہ آپ بہت جلد قادیان آ جاویں۔ کیونکہ مَیں نے امریکہ جانا ہے اور مکان کا بنوانا آپ کے ذمہ ہے۔ (قادیان میں جو مکان بنوانا تھا، اُس کی نگرانی آپ کریں) کہتے ہیں اس پر مَیں اپریل 1932ء میں قادیان آ گیا اور مکان تیار کرایا۔ میرے اہلِ خانہ بھی یہاں آ گئے۔ یہاں آ کر دیکھا تو عجیب ہی کیفیت نظر آئی۔ نیا آسمان اور نئی دنیا نظر آنے لگی۔ نمازوں میں شامل ہونا، حضرت صاحب کے خطبات کا سننا اور تقریروں کا سننا، اس نے ایسا اثر ڈالا کہ جو مغالطے دیئے گئے تھے وہ آہستہ آہستہ دور ہونے لگے۔ اتفاق سے مَیں قادیان سے نادون گیا تو مہاشہ محمد عمر تبلیغ کے واسطے وہاں آئے ہوئے تھے۔ اثنائے گفتگو مجھے کہنے لگے کہ آپ بیعت کا فارم بھر دیں۔ مَیں نے بیعت کا فارم بھر دیا اور دل کی سب کدورتیں دور ہو گئیں اور خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل کے سائے میں لے لیا اور مجھ جیسے عاصی کو دوبارہ زندگی بخشی ورنہ میرے ساتھی ابھی تک نخوت کی ذلت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ دل تو اُن کا اندر سے محسوس کرتا ہے کہ ہم نے بڑی غلطی کی لیکن ظاہراً امارت اُن کے حق کے قبول کرنے میں مانع ہے اور یہی اُن کا جہنم ہے جس میں وہ ہر وقت پڑے جلتے ہیں۔ دل تو اُن کا چاہتا ہے کہ مان لیں لیکن ناک کے کٹنے کا خوف ہے۔ خداوند تعالیٰ ہدایت دے۔ میرے حال پر تو اللہ تعالیٰ نے خاص فضل کیا۔ قریباً دو سال کا عرصہ ہوا کہ ایک رات خواب میں دیکھتا ہوں کہ آسمان سے ایک سنہری صندوق منقش ہوئے بہت ہی چمکدار اور روشن اترا اور معلق ہوا میں آ کر ٹھہر گیا۔ اتنے میں ایک تاج منقش سنہری اترا اور وہ صندوق پر ٹھہرنا چاہتا ہی تھا کہ مَیں نے پرواز کر کے اُس کو اپنے دونوں بازوؤں سے تھام لیا۔ اس کا تھامنا تھا کہ تمام دنیا کے کناروں سے یک زبان آواز سنائی دی کہ ’’اسلام کی فتح‘‘ اور ایسا شور ہوا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ اور اُسی وقت میرے دل میں یہ ڈالا گیا تھا کہ تاج برطانیہ کا ہے‘‘۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 4 صفحہ 4 تا 6 از روایات حضرت ڈاکٹر نعمت خان صاحب ؓ)

حضرت میاں سوہنے خان صاحب ؓ فرماتے ہیں کہ مئی 1938ء (میں) جس وقت احرار کا بہت زور تھا، اُس وقت مَیں نے دعا کرنی شروع کی اور درود شریف کثرت سے پڑھنا شروع کر دیا۔ (احرار نے جماعت کے خلاف بہت زیادہ شورش اُٹھائی تھی) کہ یا ربّ! میرے پیر کی عزت رکھیں، دشمن کا بہت زور ہے۔ تو مجھ کو سرورِ کائنات محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ تین اونٹ ہیں۔ ایک اونٹ پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر بھی اُس کے اوپر ہیں۔ اور صحابی دوسرے اونٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب نے فرمایا کہ سوہنے خاں! تم آ گئے ہو؟ جاؤ اور قدم آہستہ آہستہ چلنا تا کہ دشمن پر رعب ہو جاوے۔ حضور کا غلام آگے آگے چلا۔ جب دس قدم چلا تو حکم ہوا کہ سوہنے خاں! تم پیچھے ہو جاؤ، تمہارا پاؤں شور کرتا ہے۔ سرورِ کائنات اونٹ سے اُتر کر پیادہ ہو کر آگے چلنے لگے۔ جب مسجد مبارک کے (قادیان کی مسجد مبارک کے) پاس پہنچے تو سب صحابی اونٹوں سے اُتر کر اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مبارک میں بھی چلے گئے۔ سب صحابیوں کو مسجد مبارک میں چھوڑ کر (صحابی بھی ساتھ تھے، مسجد مبارک میں چلے گئے) پھر مسجد مبارک کی جو کھڑکی لگی ہوئی ہے، وہاں سے گزر کر خلیفہ ثانی کے گھر پہنچ گئے۔ (یہاں ان کی خواب ختم ہوتی ہے)۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 12 صفحہ 201-200 از روایات حضرت میاں سوہنے خان صاحب ؓ)

حضرت خیر دین صاحب ؓ بیان کرتے ہیں کہ ’’ایک دفعہ مَیں نے دیکھا کہ امیر کابل کہتا ہے کہ مَیں نے اپنا پیسہ بھیج دیا ہے۔ پیچھے آپ بھی آ رہا ہوں۔ جب مستریوں نے ایک فتنہ برپا کیا (یہ مستریوں کا جو فتنہ تھا، یہ وہاں قادیان میں ایک اندرونی فتنہ تھا، انہوں نے بڑا شور مچایا تھا) تو اُس وقت مَیں نے دیکھا کہ حضرت خلیفہ ثانی آسمان پر ٹہل رہے ہیں۔ گویا اس میں یہ بتایا کہ اُن کا اتنا اونچا مقام ہے کہ اُن کے مقام تک پہنچنا نہایت ہی مشکل ہے، گویا محال ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا کے لوگ جتنا چاہیں زور لگا لیں خدا کے فضل سے ان کا کوئی نقصان نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ اُن کا قدمِ مبارک بہت بلندی پر ہے۔ یہ حضور علیہ السلام کے اس شعر کے ماتحت ہے کہ ؎

آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار‘‘

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 7 صفحہ 160 از روایات حضرت خیر دین صاحب ؓ)

حضرت میاں سوہنے خان صاحب فرماتے ہیں کہ ’’اب مَیں صداقت خلیفہ ثانی بیان کرتا ہوں جو میرے پر ظاہر ہوئی۔ جس وقت احرار کا بہت زور تھا اور مستریوں نے بھی حضور پر بہت تہمت لگائی تھی۔ مَیں نے دعا کرنی شروع کر دی کہ اے اللہ! میرے پیر کی عزت رکھ۔ وہ تو میرے مسیح کا بیٹا ہے۔ بہت دعا کی اور بہت درود شریف اور الحمد شریف پڑھا اور دعا کرتا رہا۔ خواب عالمِ شہود میں ایک شخص میرے پاس آیا۔ اُس نے بیان کیا کہ مشرق کی طرف بڈھا گاؤں میں مولوی آئے ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ احمدیوں کو ہم نے جڑ سے اکھیڑ دینا ہے۔ اور بندہ (یعنی یہ میاں سوہنے خان صاحب) کہتے ہیں کہ میں، برکت علی احمدی اور فتح علی احمدی کو اپنے ساتھ لے کر خواب میں ہی اُن کی طرف روانہ ہوا۔ جہاں مولوی آئے ہوئے تھے۔ جب وہ موضع پنڈ دری قد پہنچے، اُس وقت نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ مَیں نے امام بن کر ہر دو احمدیوں کو نماز پڑھانی شروع کر دی۔ اتنے میں خرد خان اور غلام غوث احمدی پھگلانہ بھی آ گئے۔ مَیں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ آسمان پر دو چاند ہیں۔ ایک چاند بہت روشن ہے۔ دوسرا جو مربع شکل اُس کے ساتھ لگا ہوا ہے، وہ بے نور ہے۔ روشنی نہیں ہے۔ میرے دیکھتے دیکھتے اس میں روشنی ہونی شروع ہو گئی۔ غرضیکہ وہ چاند دوسرے چاند کے برابر روشن ہو گیا۔ مَیں نے دعا کی، یہ دونوں ایک قسم کے روشن ہو گئے۔ اُس وقت مجھے آواز آئی کہ پہلا چاند مرزا صاحب مسیح موعود ہیں اور یہ دوسرا چاند جو اب روشن ہوا ہے یہ میاں بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ثانی ہیں۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 12 صفحہ 200-199 از روایات حضرت میاں سوہنے خان صاحب ؓ)

جیسا کہ مَیں نے کہا مستریوں کا بھی قادیان میں بڑا فتنہ اُٹھا تھا، جس میں حضرت خلیفہ ثانی ؓ پر بڑے غلیظ الزامات بھی ان لوگوں نے لگائے تھے اور مقدمہ بھی قائم کیا تھا۔ اس کا خلاصۃً کچھ ذکر کر دیتا ہوں، اکثر کو شاید نہیں پتہ ہو گا۔ ویسے تو یہ تفصیل پڑھنے والی ہے۔ حضرت خلیفۃ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ’’ایک مقدمہ پچھلے دنوں میرے خلاف کیا گیا کہ گویا مَیں نے آدمی مقرر کئے تھے کہ بعض لوگوں کو مروا دوں۔ یہ وہ لوگ تھے جو مشین سویّاں کی دوکان سے تعلق رکھتے ہیں اور اُنہی کی طرف سے یہ مقدمہ کیا گیا تھا اور دوسرا مقدمہ یہ تھا کہ آئندہ کے لئے میری ضمانت لی جائے‘‘۔ پھر آگے فرماتے ہیں ’’ان لوگوں کو قتل کروانا تو بڑی بات ہے۔ مَیں نے اُن کے لئے کبھی بددعا بھی نہیں کی۔ مگر انہوں نے اپنے اوپر قیاس کیا۔ پچھلے دنوں بعض وجوہ سے جو خیالی طور پر گھڑی گئیں (بعض ایسی وجوہات جو خیالی تھیں) اُن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اُن کے خلاف کوشش کی جا رہی ہے۔ (اُن کو یہ خیال پیدا ہوا کہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ اُن کے خلاف کوئی کوشش کر رہے ہیں) ان لوگوں نے بعض ایسی وجوہات سے جو اخبار میں بھی بیان کر دی گئی ہیں، کئی قسم کی ناجائز حرکات کیں‘‘۔ پھر آگے

نوینت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

نیواشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

فرماتے ہیں کہ ’’جولوگ اخلاق میں گر جاتے ہیں وہ اپنے بُغض کا بدلہ غیر اخلاقی طور پر لینے کے درپے ہوجاتے ہیں۔اس وجہ سے انہوں نے ایسی باتیں کرنی شروع کیں جو الزامات اور اتہامات سے تعلق رکھتی ہیں‘‘۔اور بڑے گندے گندے الزامات لگائے تھے لیکن آپ نے اُس کا کوئی جواب نہیں دیا۔تاریخ احمدیت میں جولکھا ہوا ہے۔اُس کا بھی خلاصۃً بیان کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی کامیابیوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہر حلقے میں بڑھتی ہوئی مقبولیت دیکھ کر بعض لوگوں نے جن سے سلسلہ کی عظمت اور آپ کی شہرت دیکھی نہیں جاتی تھی، آپ کی زبردست مخالفت شروع کر دی۔ چنانچہ اس غرض کے لئے قادیان کے بعض مستری جو مشین سویّاں کی دوکان چلاتے تھے، آلہ کار بنائے گئے جنہوں نے حضرت خلیفہ ثانی پر اقدامِ قتل کا مقدمہ کرنے کے علاوہ ایک اخبار ’’مباہلہ‘‘ نامی جو قادیان سے جاری ہوتا تھا، جاری کر کے آپ کی ذات مقدس پر شرمناک حملے کئے اور اپنی دشنام طرازی اور اشتعال انگیزی سے جماعت کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی کھڑا کر دیا۔یہ فتنہ دراصل ایک گہری سازش کا نتیجہ تھا جس کے پیچھے سلسلہ احمدیت کے مخالف عناصر کام کر رہے تھے اور جنہوں نے احمدیوں کو بدنام کرنے بلکہ کچلنے کے لئے پوری کوشش سے ہر قسم کے اوچھے ہتھیار استعمال کئے۔اس فتنہ نے جہاں دشمنانِ احمدیت کی گندی اور شکست خوردہ ذہنیت بالکل بے نقاب کر دی، وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یوسفی شان کا اظہار ہوا اور آپ نے صبر اور تحمل کا ایک ایسا عدیم النظیر نمونہ دکھایا کہ ملک کا سنجیدہ اور متین طبقہ ورطۂ حیرت میں پڑ گیا اور انہوں نے گند اُچھالنے والوں کے خلاف نفرت اور بیزاری کا کھلا اظہار کیا اور کئی اخباروں نے پھر اس بات کو لکھا بھی۔ (تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ 627 مطبوعہ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جلسہ سالانہ 1927ء میں اپنی تقریر میں اس فتنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایسی باتیں الٰہی سلسلوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی سنت کے ماتحت لگی رہتی ہیں۔ان سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ ہمارا فرض کام کرنا ہے۔دشمنوں کی شرارتوں سے گھبرانا ہمارا کام نہیں۔ جو چیز خدا تعالیٰ کی ہو اُسے وہ خود غلبہ عطا کرے گا۔اللہ تعالیٰ اپنی چیزوں کی آپ حفاظت کرتا ہے۔اگر سلسلہ احمدیہ کسی بندہ کا سلسلہ ہوتا تو اتنا کہاں چل سکتا تھا۔ یہ خدا کا ہی سلسلہ ہے وہی اُس کی پہلے حفاظت کرتا رہا ہے اور وہی آئندہ کرے گا۔ (انشاء اللہ۔) خدا تعالیٰ نے مجھے بتلایا ہے کہ شوکت وسلامتی، سعادت اور ترقی کا زمانہ عنقریب آنے والا ہے۔ کہنے والے نے کہا ہے، دیکھوں گا کس طرح جماعت ترقی کرتی ہے۔مگر مَیں بھی دیکھوں گا کہ میرے خدا کی بات پوری ہوتی ہے یا اُس شخص کی‘‘۔ (تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ 627 تا 629 مطبوعہ ربوہ)

چنانچہ وہ فتنہ بھی عجیب طرح ختم ہوا کہ وہ لوگ جس کو بعض حکومتی کارندے بھی مدد کر رہے تھے، وہ حکومت کے خلاف ہی بدل گیا اور ایک دنیا نے دیکھ لیا کہ خدا کی بات پوری ہوئی اور یہ فتنہ آپ مر گیا اور بہت بری طرح مرا۔

اب بھی جو، کبھی بھی جماعت کے خلاف planning کی جاتی ہے، سکیمیں بنائی جاتی ہیں، منصوبے بنائے جاتے ہیں، اگر اُن کو حکومتیں مدد کریں تو وہ حکومتوں کے خلاف ہی ہو جاتے ہیں، یہی ہم نے دیکھا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں ترقیات دکھاتا چلا جائے۔ان صحابہ کا جن کا ذکر ہوا ہے ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیشہ ان کی نسلوں کو بھی ان کی دعاؤں کا بھی وارث بنائے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جماعت کے تمام افراد کو بھی ہر قسم کے شر اور فتنہ سے بچائے اور خلافتِ احمدیہ کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے کی سب کو توفیق عطا فرمائے۔

آج بھی نماز جمعہ کے بعد نمازِ جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرم سردار محمد بھروانہ صاحب جھنگ کا ہے جن کی 7/فروری 2013ء کو 73 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ان کے والد احمد خان بھروانہ صاحب تھے۔ چنڈ بھروانہ ٹھٹھہ شیرے کا، کے رہنے والے تھے۔حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں پچاس کی دہائی میں انہوں نے بیعت کی تھی۔اُس وقت اُن کی عمر قریباً دس سال کی تھی اور تبلیغ کا ان کو چھوٹی عمر سے ہی بڑا شوق تھا جو آخر تک قائم رہا۔آپ کی دنیاوی تعلیم تو کوئی خاص نہیں تھی، صرف پرائمری تھی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور خلفاء کی کتب خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتب کا بڑا گہرا مطالعہ تھا۔جھنگ کے دیہاتی ماحول میں لوگوں کی طبائع کے لحاظ سے آپ نے صداقتِ احمدیت کے دلائل تیار کر رکھے تھے جو مقامی جھنگوی زبان میں پیش کرتے تھے جن کا سننے والوں پر بہت اثر ہوتا تھا۔آپ کو جماعت جھنگ کی طرف سے بھی مختلف جگہوں پر مناظروں کے لئے بھجوایا جاتا تھا۔تبلیغ کے سلسلہ میں اس قدر نڈر تھے کہ لوگوں اور جگہ کی کبھی پرواہ نہیں کی اور دشمنوں کے درمیان بھی بلا جھجک چلے جایا کرتے تھے۔احمدیت کی سچائی کا اظہار کرتے تھے۔کئی دفعہ مدّمقابل چیں بجبین ہو کر اوچھے ہتھکنڈوں کا استعمال کرتے لیکن یہ بات کبھی بھی اُن کی تبلیغ اور اظہارِ حق کے راستے میں روک نہیں بنی۔ان کی عادات سے علاقے کے اکثر لوگ واقف تھے۔ان کی موجودگی میں کبھی کسی کو احمدیت پر اعتراض کرنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔انہیں تبلیغ کے لئے کسی بھی جگہ کسی بھی وقت بلایا جاتا تو کبھی انکار نہ کرتے بلکہ یہ سب مصروفیات چھوڑ کر وہاں پہنچ جاتے۔ان کے ایک بیٹے عبدالشافی بھروانہ صاحب سیرالیون میں مبلغ سلسلہ ہیں اور ان کے ایک ہی اکلوتے بیٹے ہیں۔وہ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے اپنے ساتھ لے گئے اور تمام رات اپنے ایک دوست کو جو ان دنوں جھنگ آیا ہوا تھا صداقتِ احمدیت کے دلائل سمجھاتے رہے۔اُس کے تمام سوالوں کا نہایت تحمل سے جواب دیتے اور پھر اُس سے کہتے اور کوئی بات بتاؤ جو تمہیں احمدیت قبول کرنے سے روکتی ہو اور پھر اُس کے سوال کے ہر پہلو کا کافی شافی جواب دیتے۔ یہ سلسلہ صبح تک چلا۔ساری رات اس طرح رہا۔جب وہ دوست اپنے علاقے میں واپس چلے گئے تو واپس جانے کے بعد اس دوست نے بیعت کر لی اور اپنے گھر ایک خط لکھا جو اُن کے گھر والوں نے مجھے دکھایا۔اُس میں تحریر تھا کہ مَیں ایک دیہاتی شخص سے ملا جو تمام دن مجھے مویشیوں میں الجھا نظر آتا تھا۔لیکن ایک رات مَیں نے اُس کی باتیں سنیں تو مجھے علم کا ایک دریا نظر آیا۔ بیشک یہ سب علم انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ سے اور بار بار مطالعہ سے حاصل ہوا تھا۔جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ان کے ایک ہی بیٹے ہیں اور ایک بیٹی ہے۔اکلوتے بیٹے مبلغ سلسلہ ہیں۔سیرالیون میں آجکل کام کر رہے ہیں۔پچھلے ہفتہ وہاں جلسہ بھی ہو رہا تھا اور اُس کی مصروفیت کی وجہ سے بھی اور مجبوریوں کی وجہ سے بھی یہ جا نہیں سکے، اپنے باپ کے جنازے میں شامل نہیں ہو سکے اور بلکہ انہوں نے مجھ سے اس وجہ سے جانے کا پوچھا تک بھی نہیں کہ جلسہ کی مصروفیات ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے والد کی خواہش کے مطابق ان کو بے لوث خدمتِ سلسلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور اس واقفِ زندگی کو اپنے والد کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے، درجات بلند فرمائے اور ان کے جو لواحقین ہیں سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ❁❁❁

ملکی رپورٹیں

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

جنکلہ پالم (آندھرا) ۲۳ مارچ ۲۰۱۳ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء زیر صدارت محترم شیخ کریم صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد کیا گیا۔تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے یوم مسیح موعودؑ کی اہمیت اور ظہور امام مہدیؑ کا وقت، علاقہ، نشانیاں اور انتظار کے موضوع پر تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ (شیخ یعقوب علی معلم سلسلہ جنکلہ پالم سرکل کرشنا گوداوری زون)

چک ایمرچھ (کشمیر) ۲۴ مارچ ۲۰۱۳ جلسہ یوم مسیح موعود زیر صدارت محترم احسان اللہ لون صاحب صدر جماعت بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں جن میں حضرت مسیح موعودؑ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔(ظہور احمد خان۔خادم سلسلہ چک ایمرچھ۔کشمیر)

جلسہ پلاٹینم جوبلی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

جڑچرلہ: ۱۰ فروری ۲۰۱۳ء کو محترم ایچ ناصر الدین صاحب مبلغ سلسلہ جڑچرلہ نے نماز تہجد پڑھائی بعد ازاں اجتماعی طور پر تلاوت قرآن کریم کی گئی۔اس موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ کی پلاٹینم جوبلی کے تحت خدام واطفال کے مختلف ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ٹھیک ۱۰ بجے سید سرفراز حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ کی صدارت میں افتتاحی اجلاس شروع ہوا۔تلاوت کے بعد مختصر صدارتی خطاب ہوا جس کے بعد علماء کرام نے مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام اور اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی۔اختتامی اجلاس بعد نماز ظہر زیر صدارت مکرم سید سرفراز حسین صاحب صدر جماعت منعقد ہوا۔علمی وورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کے درمیان انعامات تقسیم کیے گئے۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(منیر احمد فاروق قائد مجلس خدام الاحمدیہ جڑچرلہ)

ولادت

مکرمہ ساجدہ یوسف احمد الہ دین صاحبہ آف سکندرآباد کے بیٹے عزیزم طارق احمد الہ دین کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ۳ جنوری ۲۰۱۳ کو بیٹے سے نوازا ہے۔نومولود محترم سیٹھ یوسف احمد الہٰ دین مرحوم ابن حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین آف سکندرآباد کا پوتا اور مکرم نشاط احمد صاحب آف بنگلور کا نواسہ ہے۔حضور انور نے از راہ شفقت نومولود کا نام سالک احمد الہ دین تجویز فرمایا ہے۔احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی درازی عمر عطا کرے اور نیک صالح خادم دین بنائے۔

(وحیدالدین شمس قادیان)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ دسمبر 2012ء حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

جامعہ احمدیہ جرمنی کی نئی عمارت کا افتتاح۔

افتتاحی تقریب میں شہر و علاقہ کی اہم شخصیات کی شمولیت۔ میڈیا کے نمائندگان سے ملاقات۔

پریس کانفرنس۔ پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا میں جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کے افتتاح کی کوریج

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۷ دسمبر ۲۰۱۲ء کو Riedstadt میں جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح فرمایا۔ حضور انور نے اس موقع پر بصیرت افروز خطاب فرمایا نیز پریس کانفرنس بھی کی۔ قارئین بدر کیلئے الفضل انٹرنیشنل یکم مارچ ۲۰۱۳ء کے شکریہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب پیش کیا جارہا ہے۔ (مدیر)

جامعہ احمدیہ جرمنی کی نئی تعمیر ہونے والی عمارت کا افتتاح

آج پروگرام کے مطابق Riedstadt شہر میں 'جامعہ احمدیہ جرمنی' کی نئی تعمیر ہونے والی عمارت کی افتتاحی تقریب تھی۔

Riedstadt شہر 1178 سال پرانا ایک تاریخی شہر ہے اور 22 ہزار نفوس کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ جن میں 83 مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی آباد ہیں۔ ضلع Gross-Gerau میں رقبہ کے لحاظ سے یہ سب سے بڑا شہر ہے۔ بیت السبوح فرینکفرٹ سے اس کا فاصلہ 57 کلومیٹر ہے۔ اس شہر میں جماعت کا تعارف 1985ء میں ہوا جب بعض احمدی احباب یہاں آکر آباد ہوئے۔ ستمبر 1987ء میں یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ یہاں کی مقامی جماعت کو ''مسجد بیت العزیز'' کی تعمیر کی توفیق ملی۔ اس مسجد کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30/اگست 2004ء کو فرمایا تھا۔

اس مسجد بیت العزیز کے ساتھ ملحقہ پلاٹ جس کا رقبہ 5700 مربع میٹر ہے سال 2008ء میں چھ لاکھ پچاس ہزار یوروز میں خریدا گیا۔ اکتوبر 2008ء میں بلدیہ رائیڈشٹیڈ (Riedstadt) نے جامعہ احمدیہ جرمنی کا نقشہ منظور کیا۔ مسجد عزیز کے قطعہ زمین کو شامل کر کے کل رقبہ 8300 مربع میٹر ہے۔

15/دسمبر 2009ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران جامعہ احمدیہ جرمنی کا سنگ بنیاد رکھا۔ یکم فروری 2010ء کو باقاعدہ تعمیر کا کام شروع ہوا۔ اس پلاٹ کے مشرقی حصہ میں دو منزل مسرور ہوسٹل کی عمارت ہے اور مغربی جانب جامعہ احمدیہ جرمنی کی تدریسی اور انتظامی امور اور دفاتر، لائبریری پر مشتمل دو منزلہ عمارت ہے۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کی اس نئی عمارت میں سات کلاس رومز ہیں، دو بڑے ہال ہیں، لائبریری ہے، کمپیوٹر روم ہے، پرنسپل کا دفتر اور سٹاف روم کے علاوہ دیگر انتظامیہ کے دفاتر ہیں۔ ایک بڑا کچن اور ڈائننگ ہال ہے۔ مختلف گیلریز اور Lobbies ہیں۔

مسرور ہوسٹل کی دو منزلہ عمارت میں اس وقت بڑے سائز کے کل 31 کمرے ہیں اور ایک بڑا ہال ''کامن روم'' کے طور پر ہے جہاں Indoor کھیلوں کا انتظام ہے۔ ایک حصہ میں لانڈری روم بھی ہے۔

طلباء کے کھیل کے لئے فٹ بال، والی بال اور باسکٹ بال کے لئے بھی ایک جگہ تیار کی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح سوا دس بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور شہر رائیڈشٹیڈ کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً پون گھنٹے کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جامعہ احمدیہ میں تشریف آوری ہوئی۔ مکرم شمشاد احمد قمر صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے اپنے اساتذہ اور سٹاف کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

بعدازاں حضور انور نے جامعہ احمدیہ کی عمارت کا معائنہ فرمایا۔

حضور انور نے جامعہ کے ہوسٹل سے معائنہ کا آغاز فرمایا۔ ہوسٹل کے ایک طرف سپرنٹنڈنٹ صاحب ہوسٹل کا آفس اور رہائشی حصہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اگلے حصہ میں سنگل اساتذہ کرام کے رہائشی اپارٹمنٹ ہیں۔ اس کے بعد طلباء کا رہائشی حصہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوسٹل کے مختلف کمروں میں تشریف لے گئے اور ہر کمرے میں موجود بنیادی ضرورت کی اشیاء کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوسٹل کی بیرونی سیڑھیوں کے ذریعہ دوسری منزل پر تشریف لے جانے لگے تو امیر صاحب جرمنی نے جامعہ کے قطعہ زمین سے ملحقہ ایک عمارت کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ عمارت برائے فروخت ہے۔ یہاں سے یہ عمارت بالکل سامنے نظر آرہی تھی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس عمارت کا خریدنے کی منظوری عطا فرمائی۔

ہوسٹل کی دوسری منزل پر بھی طلباء کے رہائشی اپارٹمنٹس کے علاوہ ایک حصہ مخصوص کر کے اساتذہ کے لئے بھی اپارٹمنٹس بنائے گئے ہیں۔ حضور انو ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان اپارٹمنٹس کا معائنہ فرمایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچن، سٹور اور ڈائننگ ہال کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ احمدیہ کے کلاس رومز کا معائنہ فرمایا۔ کلاس رومز، سیکورٹی روم۔ اور نصاب سیکشن کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کمپیوٹر روم میں تشریف لے آئے۔ یہ ایک ہال نما بڑا کمرہ ہے جس میں بڑی تعداد میں کمپیوٹرز رکھے گئے ہیں۔ ایک طرف دیوار کے ساتھ خالی حصہ ہے۔ حضور انو ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ جو حصہ خالی ہے یہاں بھی کمپیوٹرز لگائیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لائبریری کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور نے بڑی تفصیل کے ساتھ لائبریری کا معائنہ فرمایا اور کتب کا جائزہ لیا۔ حدیث کی کتب کے جماعتی تراجم لائبریری میں موجود تھے لیکن غیر از جماعت کی طرف سے شائع ہونے والے تراجم موجود نہیں تھے۔ اس موقع پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ 'صحیح بخاری' کا ترجمہ بھی رکھیں اور حدیث کی دوسری کتب کا ترجمہ بھی رکھیں۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کی نئی عمارت کی افتتاحی تقریب

بعدازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ کی افتتاحی تقریب کے لئے ہال میں تشریف لے آئے۔ حضور انور کی آمد سے قبل جملہ مہمانان اور طلباء اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

اس افتتاحی تقریب کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا۔ عزیزم کمال احمد صاحب متعلم درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ جرمنی نے تلاوت کی اور بعدازاں اس کا اردو اور جرمن ترجمہ بھی پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم مرتضیٰ منان صاحب درجہ اولیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام 'حمد و ثناء اُسی کی جو ذات جاوِدانی' سے چند منتخب اشعار خوش الحانی سے پیش کئے اور بعدازاں ان اشعار کا جرمن ترجمہ بھی پیش کیا۔

۞......اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے جامعہ احمدیہ کے قیام کے حوالہ سے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی نے اپنے ایڈریس کے شروع میں قادیان میں مدرسہ احمدیہ کے قیام سے لے کر مختلف ممالک میں جامعاتِ احمدیہ کے قیام کا مختصر ذکر کیا۔

امیر صاحب نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2003ء میں اپنے دورِ خلافت کے پہلے دورہ پر جب جرمنی تشریف لائے تو فرمایا کہ 2008ء تک جرمنی میں بھی ایک جامعہ بنائیں تا کہ جرمنی اور یورپ کے دوسرے ممالک کے نوجوان یہاں سے تعلیم حاصل کر کے مبلغ کی ذمہ داری ادا کرسکیں۔

17 اپریل 2007ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شمشاد احمد قمر صاحب کو جو قبل ازیں جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور استاذ خدمات بجالاتے رہے تھے جامعہ احمدیہ جرمنی کے پرنسپل کی ذمہ داری سونپی اور ہدایت فرمائی کہ اب باقاعدہ جامعہ کے آغاز کی منصوبہ بندی کریں۔ چونکہ اس وقت جامعہ کیلئے کوئی علیحدہ بلڈنگ موجود نہ تھی اس لئے جماعت کے مرکزی سینٹر بیت السبوح (فرینکفرٹ) کے ایک حصہ کو مخصوص کر کے جامعہ احمدیہ کے قیام کا منصوبہ بنایا گیا۔ 20 اگست 2008ء جرمنی جماعت کی تاریخ کا ایک اہم اور سنہری دن تھا۔ اس روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح فرمایا اور اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہدایات کے مطابق جامعہ احمدیہ جرمنی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

امیر صاحب نے بتایا کہ اس کے ساتھ ساتھ جامعہ احمدیہ کی اپنی مستقل عمارت کیلئے بھی کوشش جاری رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں رائیڈشٹڈ (Riedstadt) کے علاقہ میں مسجد 'بیت العزیز' کے ساتھ ملحقہ قطعہ زمین کی خرید کی توفیق مل گئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 دسمبر 2009ء کو اس علاقہ میں اپنے دستِ مبارک سے جامعہ احمدیہ کی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا۔

جامعہ کا نصاب 7 سال پر مشتمل ہے اس وقت یہاں طلبہ پانچویں سال تک پہنچ چکے ہیں۔ اس وقت طلباء کی کل تعداد 80 ہے اور اساتذہ کی تعداد 12 ہے۔

جو نوجوان اس عمارت میں اسلام کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ جرمنی کا ایک حصہ ہیں، بلکہ بہت اہم حصہ ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی پہلی نسلوں سے بڑھ کر روابط کے ایسے پل تعمیر کریں گے جو مذاہب اور ثقافتوں کے درمیان رابطے کے دروازے کھولنے والے ہوں گے۔ وہ نوجوان مسلمانوں کو جرمنی میں امن پر مبنی اسلام کی تعلیم دیں گے اور اس طرح انہیں اسلام کی غلط تصویر پیش کرنے والوں، انتہا پسند اور تشدد پسند لوگوں کی زد سے محفوظ کریں گے۔ وہ اسی معاشرہ کا ایک حصہ ہیں اور اسی لیے وہ اسلام کو ایسے رنگ میں پیش کر سکیں گے جس سے غلط فہمیاں پیدا نہ ہوں۔ اور یہ سب کچھ وہ اپنی ہی زبان میں یعنی جرمن زبان میں پیش کریں گے۔

۞ ......امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر کے ایڈریس کے بعد رائیڈشٹیڈ شہر کے میئر Mr. Werner Amend نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح اور مہمانانِ گرامی! سب سے پہلے تو میں اس مثبت کام کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ میں اس سلسلہ میں اپنے سے پہلے میئر کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کیونکہ انہوں نے اپنے دور میں اس کام کو شروع کیا تھا اور پھر میں نے اس کام کو آگے بڑھایا ہے۔

آج کا یہ دن اور آج کا یہ پروگرام کوئی معمولی نہیں ہے بلکہ یہ پروگرام ہمارے شہر کیلئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ایک ملک جس میں زیادہ تر رہائشی عیسائی ہوں اس میں مسلمانوں کے امام تیار کرنے والے ادارہ کا افتتاح ہونا کوئی عام بات نہیں ہے۔ اور جرمنی میں یہ بات عام روش سے ہٹ کر ہے۔ ابھی گزشتہ چند سال پہلے سے ہمارے ملک میں یونیورسٹیوں میں بھی اسلام کی تعلیم حاصل کرنے کا آغاز کیا جا چکا ہے لیکن اس ادارے کی حیثیت اس سے بہت زیادہ ہے۔ یہ احمدیہ مسلم جماعت کا ایک ادارہ ہے اور ہمارے ملک میں اپنی نوعیت کا پہلا ادارہ ہے۔ اس سے ملتا جلتا کوئی ادارہ فی الحال سارے یورپ میں صرف لندن میں ہے۔ اور وہ بھی جماعت احمدیہ کا ہے۔ اور اگر مناسبت کے رنگ میں دیکھا جائے تو لنڈن یو کے کا دار الخلافہ ہے اور 8.2 ملین لوگ وہاں رہتے ہیں اور ہمارے ریڈشٹڈ میں صرف 22 ہزار کی تعداد ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ اس افتتاح کے ساتھ ریڈشٹڈ کا شہر احمدیہ مسلم جماعت جرمنی کے لیے ایک لحاظ سے مرکزی حیثیت حاصل کرنی شروع کر دے گا۔ یہ ادارہ علم حاصل کرنے کے لیے، مذہبی ریسرچ کے لیے اور تبادلہ علم کے لیے ہے۔ اور یہ ادارہ مذہب اور کلچر کو فروغ دینے والا ہے۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ باہمی گفت وشنید اتنی عام نہیں جتنی کہ اس کی ضرورت ہے۔

مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان بہت کم روابط ہیں۔ ابھی ہمیں ایک دوسرے کے کلچر اور مذہب کا زیادہ علم نہیں، ایک دوسرے کے رسم و رواج کا علم نہیں۔ لاعلمی کا ہونا صرف اتنا نقصان دہ نہیں کہ کسی کو کسی بات کا علم نہیں جو کہ گو افسوس کی بات ہے، بلکہ لاعلمی غلط فہمی کو بھی جنم دیتی ہے اور غلط تاثرات کو بھی۔ اور پھر اس کی بناء پر علیحدگی اور لاتعلقی کو بھی جنم دیتی ہے۔

آج جو ہم اس ادارہ کی افتتاحی تقریب منا رہے ہیں یہ ایک رنگ میں آپ کے گھر کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو مکان بناتا ہے وہ وہاں رہتا ہے۔ یعنی آپ نے جرمنی میں ریڈشٹڈ میں ایک نیا گھر بنایا ہے اور اسی لیے میں آج کی اس پُر مسرت تقریب کو ایک دوسرے سے بے رُخی کی بجائے انٹگریشن (integeration) کی ایک علامت کے طور پر دیکھتا ہوں۔ ریڈشٹڈ، شٹاک شٹڈ اور بیبس ہائیم جو ہمارے ہمسائے شہر ہیں ان شہروں کی نمائندگی میں جو میرے ساتھی تھوماس، رائیشل اور تھوماشل یہاں موجود ہیں ان کی طرف سے بھی میں احمدیہ مسلم جماعت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ایک لمبے تعمیراتی عرصہ کے بعد آپ نے اپنا یہ ہدف حاصل کیا ہے۔ میری نیک تمنائیں آپ سب کے ساتھ ہیں اور بالخصوص طلبہ کے ساتھ ہیں کہ وہ برکتیں سمیٹنے والے ہوں اور آج کے دن کے حوالہ سے میں آپ کو یہ شیلڈ اس شہر کے نشان کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔

چنانچہ اپنے اس ایڈریس کے بعد میئر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ کو شہر کے نشان والی شیلڈ تحفہ میں پیش کی۔

۞ ......میئر کے اس ایڈریس کے بعد آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے ایک مہمان Mr Wolf Walter نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف 'جرمن اسلام کانفرنس' German Islam Conference کے سیکرٹری ہیں۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا:

عزت مآب حضور انور، امیر جماعت جرمنی اور دیگر خواتین و حضرات! مجھے دعوت دینے کا شکریہ۔ مجھے خوشی ہے کہ میں آج جامعہ احمدیہ کے افتتاح کے موقع پر یہاں موجود ہوں۔ حکومتی سطح کا ادارہ جو نیورن برگ میں مائیگریشن اور پناہ گزینوں کا ذمہ دار ہے اس میں اسلام کانفرنس کا بھی دفتر موجود ہے۔ ہم یہاں جرمنی کے وزیر داخلہ کے ساتھ کام کرتے ہیں جن کے سپرد کانفرنس کی ذمہ داری ہے۔ اماموں کی تعلیم جرمنی میں ہمارے لیے ایک اہم موضوع ہے۔ 2009ء میں 'اسلام کانفرنس' میں اس بات کا مجموعی طور پر اظہار کیا گیا کہ امام کا کردار ایک اہم کردار ہے۔ آپ کی جماعت کے امام جو مختلف علاقوں میں ہیں وہ بیرونی طور پر دوسرے مذاہب سے رابطوں کے لیے بھی اور حکومت کی انتظامیہ سے رابطہ کے لیے بھی، بالخصوص شہروں کی انتظامیہ کے ساتھ رابطہ کے لیے کوشاں ہیں۔ ان کا اولین کام مذہبی ذمہ داریاں پورا کرنا اور روحانی ضروریات پورا کرنا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی مذہبی اور ذاتی اور خاندانی مسائل کے بارہ میں بھی سوالوں کے جواب دینے کی وجہ سے بہت سارے اماموں پر خاص اعتماد کیا جاتا ہے۔ اس کردار کی وجہ سے اور اپنی جماعت کے نمائندہ ہونے کی وجہ سے یہ لوگ بین المذاہب ڈائیلاگ اور انٹر کلچرل امور میں ایک خاص کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ سکولوں، چرچوں یا شہر کی انتظامیہ کے لیے اسلام کے بارہ میں معلومات فراہم کرنے والے افراد ہیں۔

مسلمانوں اور غیر مسلموں کو ایک دوسرے کے خلاف غلط تأثرات کم کرنے کے لیے ایک دوسرے کو زیادہ بہتر جاننا ہوگا اور اس کیلئے سب سے پہلے رابطہ ضروری ہے۔ امام اپنے علم کی بنیاد پر انٹگریشن کے لیے بھی ایک مفید کردار ادا کرتے ہیں تا کہ ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ رہا جائے۔ اس لیے اس کی بڑی اہمیت ہے کہ جرمنی میں پلے بڑھے اور یہاں کے پڑھے لکھے لوگ امام کا کام کریں۔ مذہبی کارکنان کا علم حاصل کرنا اور اس شعبہ میں کام کرنا مذاہب کے قانونی حقوق کے عین مطابق ہے۔ جس میں درج ہے کہ مذہبی ادارے ان امور میں خود مختار ہیں۔ اسی وجہ سے اس طرح کے مذہبی ادارے جن میں دینی علم سکھایا جائے اسلام کانفرنس کی عین خواہش کے مطابق ہیں۔ جامعہ احمدیہ اپنے اس علمی کردار کی بناء پر مستقبل کے لیے ایک اچھے راستہ پر گامزن ہے اور جماعت مثالی رنگ میں وہی کام کر رہی ہے جو کہ اسلام کانفرس نے تجویز کیا ہے۔ میری نیک تمنائیں آج کے اس افتتاح اور اس ادارہ کے ساتھ ہیں۔ شکریہ

۞ ......بعد ازاں سٹیٹ سیکرٹری Mr Fudolf Kriszeleit نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ مسٹر کرسٹل لائٹ صوبہ ہیسن (Hessen) کی عدلیہ، وزارتِ قانون اور انٹگریشن اینڈ یورپ کی منسٹری میں سیکرٹری ہیں۔ یہ منسٹری وزارتِ ثقافت کے ساتھ سکولوں میں اسلام کی تعلیم کے بارہ میں ذمہ دار ہے۔ موصوف نے کہا:

حضرت خلیفۃ المسیح، واگس ہاؤزر صاحب، نمائندگان ہیسن اور خواتین و حضرات! آج اس ادارہ کے افتتاح پر جس میں امام تربیت پائیں گے میں احمدیہ مسلم جماعت کو صوبہ ہیسن کی انتظامیہ کی طرف سے اور بالخصوص ہیسن کے وزیر اعلیٰ Volker Bouffier کی طرف سے اور ان کے نمائندے وزیر ثقافت Mr. Jorg Uwe Hann کی طرف سے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

انٹیگریشن (integeration) اور سیاسی امور کے حوالہ سے یہ ایک مناسب اور بہت اہم قدم ہے کہ یہ ادارہ اپنا کام شروع کرے اور اماموں کو تعلیم مہیا کرے۔ ان اماموں کو جو ہمارے ملک کی زبان پر عبور رکھتے ہیں جو جرمنی کے کلچر اور ہسٹری سے واقفیت رکھتے ہیں اور جو یہاں کے باسی ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ دوسرے کلچر کے لوگ بھی جو فی الوقت مذہبی لحاظ سے اور دوسرے امور میں ایک مختلف ماضی رکھتے ہیں یہاں ہیسن (Hessen) شہر میں مستقل رہائش پذیر ہوں۔ اسی کو اپنا گھر جانیں، یہاں امن محسوس کریں اور اپنے آپ کو اسی معاشرہ کا ایک حصہ جانیں۔ اور اس کام کے لیے اپنے مذہبی راستے پر چلنا ایک بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ آج جرمنی میں مختلف مذاہب کا موجود ہونا ایک حقیقت ہے اور بالخصوص اسلام کو جرمنی اور Hessen میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مسلمانوں کی عبادت گاہیں مسلمانوں کے ثقافتی مراکز کوئی استثنائی تصویر نہیں ہیں بلکہ یقیناً ہمارے ہی معاشرہ کا حصہ ہیں جس طرح کہ مسلمان خود بھی ہمارے Hessen کے معاشرہ کا ایک حصہ ہیں۔ Hessen میں تقریباً 4 لاکھ لوگ اس عالمی مذہب یعنی اسلام کے پیروکار ہیں اُن میں سے بہتوں کو یہاں کی شہریت کے حقوق حاصل ہو چکے ہیں اور اس لحاظ سے ہمارے معاشرے میں داخل ہیں۔

یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ اسی وقت جب کہ ہم یہ تقریب منعقد کر رہے ہیں جس طرح کہ عبداللہ Wagishauser صاحب نے بھی اس کا ذکر کیا۔ مسز Beer جو کلچر کی وزیر ہیں اور integration کے وزیر مسٹر Uwe Hahn جو اس وقت Wiesbaden میں ہیں کی بہت سالوں کی محنت اور پڑتال اور فیصلے کے کٹھن راستوں سے گزر کر صوبائی حکومت اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ یکم اگست 2013ء سے دو اسلامی جماعتیں آئین کے article نمبر 7 اور 3 paragraph کے تحت Hessen میں اسلامی دینیات کا period پڑھانا شروع کر سکتی ہیں۔ ایک احمدیہ جماعت ہے اور دوسری Diteb نام کی ترک اسلامی تنظیم ہے اور میں آپ سب کو بحیثیت مجموعی اور مسٹر Wagishauser صاحب کو انفرادی لحاظ سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ آپ اس بے حد مشکل مراحل سے گزرنے والے رستے کے لئے تیار ہوئے۔

ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ Hessen کے سکولوں میں مذہب کی تعلیم دینے کے لئے ہمیں احمدیہ جماعت میں ایک لمبی جانچ پڑتال کے بعد ایک قابل اعتماد اور مستقبل کی ضروریات پوری کرنے والا partner ملا ہے۔ یہاں آپ اماموں کو تعلیم دیں گے جو جرمنی کی tradition اور تاریخ کو جانتے ہیں اور اس وجہ سے جرمنی میں پرورش پانے والے نوجوان مسلمانوں کے لئے جو وہی زبان بولتے ہیں اور وہی فہم رکھتے ہیں رابطہ کے لئے ایک بہترین ذریعہ ہیں۔ میں خواہش مند ہوں کہ جامعہ احمدیہ مستقبل میں کامیابیوں سے اپنے کام سرانجام دے اور اماموں کی تعلیم کا بندوبست کامیابی سے ہو سکے اور یہ کہ آپکے ادارے کا ایک روشن مستقبل ہو۔ شکریہ۔

☆ اس ایڈریس کے بعد داؤد مجوکہ صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کروایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جامعہ احمدیہ جرمنی کی افتتاحی تقریب سے خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج ہمارے درمیان اس وقت جامعہ کے طلباء اور دیگر احمدی احباب کے علاوہ بعض دوسرے معزز مہمان بھی آئے ہوئے ہیں جن کا اسلام سے تعلق نہیں ہے بلکہ دوسرے مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے پہلے تو میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو ہمارے اس فنکشن کے لئے یہاں تشریف لائے اور اس کو رونق بخشی اور اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ وہ پرامن 'اسلام' پیش کرنے والی جماعت ہے جو حقیقی اسلام ہے۔ اور اس بات کا اظہار کیا کہ ہمارے مختلف مذاہب کے آپس میں روابط ہونے چاہئیں۔ اور اس بات کا اظہار کیا کہ اس ملک کے پڑھے لکھے نوجوان بچے اس جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں، تعلیم حاصل کر رہے ہیں تا کہ یہاں کے لوگوں کو صحیح اسلام کی تصویر پیش کریں، حقیقی اسلام کے متعلق بتائیں۔ اسلام کے متعلق بعض شدت پسندوں کی طرف سے جو بعض غلط فہمیاں پیدا کر دی گئی ہیں ان کو دور کریں۔ بہر حال ان ساری باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو جماعت احمدیہ سے توقعات ہیں۔ جیسا کہ جماعت احمدیہ کی گزشتہ ایک سو تیئس چوبیس سالہ تاریخ گواہ ہے، احمدیت وہ حقیقی اسلام ہے جو محبت اور پیار اور بھائی چارے کو پیش کرنے والا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ لوگ دیکھیں گے کہ یہاں سے فارغ ہونے والے طلباء اسلام کی حقیقی تصویر اس ملک کے لوگوں کو دکھائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں مَیں ایک بات کا اور بھی اضافہ کر دوں کہ یہاں زیادہ اظہار یہ ہوتا رہا ہے کہ صرف جرمنی کے پڑھے لکھے طلباء ہیں جو اس جامعہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ اس جامعہ احمدیہ میں تو یورپ کے باقی ممالک جن میں بیلجیئم، ہالینڈ، فرانس اور اس کے علاوہ بھی کچھ اور ملک ہیں جنکے طلباء بھی یہاں پڑھ رہے ہیں۔ جیسا کہ میئر صاحب نے کہا کہ لندن کے مقابلہ میں یہ چھوٹا سا شہر ہے جس میں جامعہ احمدیہ قائم ہوا اور جہاں اسلامی تعلیم دی جا رہی ہے۔ تو یہاں صرف جرمنی کے طلبا ہی نہیں پڑھ رہے بلکہ اس چھوٹے شہر سے علم کی ایک روشنی نکل کر سارے یورپ میں پھیلنے والی ہے۔ اور یورپین یونین

تو اپنے معاشی حالات کی وجہ سے اقتصادی حالات کی وجہ سے سیاسی حالات کی وجہ سے ایک ہو کے کام کر رہی ہے لیکن مذہب کی طرف یورپین یونین توجہ نہیں دے رہی۔ تو یہ جماعت احمدیہ ہے جس نے ریڈ شٹڈ میں ایک ایسی اکائی یورپ کی بھی قائم کر دی ہے جہاں سے دین اسلام کی حقیقی تعلیم دینے والے لوگ سارے یورپ میں پھیل کر اور ہو سکتا ہے کہ یورپ سے باہر نکل کر بھی اسلام کی حقیقی تصویر کو پیش کریں۔ اس لحاظ سے بھی یہ اعزاز اس شہر کو حاصل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب مَیں مہمانوں سے چند باتیں کرنے کے بعد جو میرا اصل مقصد ہے اس کی طرف آتا ہوں کہ جامعہ کے افتتاح کے حوالے سے یہاں کے طلباء کو کچھ کہوں۔ جامعہ کے طلباء اور تمام جماعت احمدیہ جرمنی کو اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ نے انہیں توفیق دی کہ یہاں جامعہ احمدیہ قائم کیا۔ ایک بہت بڑا پراجیکٹ تھا جماعت احمدیہ کوئی ایسی جماعت نہیں ہے جس کے پاس تیل کا پیسہ ہے یا جو تجارتوں پر انحصار کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ تو وہ چھوٹی سی جماعت ہے جو اپنے سارے پراجیکٹس چاہے وہ مساجد ہوں یا چاہے مشن ہاؤسز ہوں، مشنریز کو باہر بھیجنا ہو، تبلیغی پروگرام ہو، لٹریچر کی اشاعت ہو، جامعہ کے مربیان اور مبلغین تیار کرنا ہو، یہ سب جماعت احمدیہ کے افراد مالی قربانی کر کے چندوں کے ذریعہ ان اخراجات کو پورا کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بہت بڑا پراجیکٹ تھا اور میرا خیال تھا کہ شاید اس کو مکمل ہوتے ایک دو سال اور لگ جائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ جرمنی کو توفیق دی کہ انہوں نے اس کو بڑی جلدی مکمل کر لیا۔ اور آج ایک خوبصورت عمارت جس میں تمام قسم کی سہولتیں مہیا ہیں طلباء جامعہ کے لئے مہیا کر دی۔ اس بات پر طلباء کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے اور اب اس شکر گزاری کا ایک اظہار یہ بھی ہے کہ اپنی تعلیم پر پوری توجہ دیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جس کے لئے آپ جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور وہ مقصد یہ ہے کہ دنیا کو تباہی سے بچانا، اپنے اندر وہ پیار اور محبت دنیا کے ہر شخص کے لئے پیدا کرنا جس کی مثال ایک دنیاوی شخص میں نہیں ملتی۔ بس اس ذمہ داری کو سمجھیں اور اس مقصد کے حصول کے لئے اپنی تعلیم حاصل کریں اور اس مقصد کے حصول کے لئے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اس کو احسن رنگ میں پھیلانے کا عہد کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا کو تباہی سے کس طرح بچانا ہے؟ ایک تو دنیاوی یا سیاسی کوششیں ہیں جس میں ہم امن محبت اور پیار کا پیغام دیتے رہتے ہیں۔ پھر دنیا دار بھی دنیا کو جنگ کے حالات سے ڈراتے ہیں۔ میں بھی مختلف موقعوں پر کہتا رہتا ہوں۔ لیکن ایک مبلغ، ایک مربی جو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے اس نے دنیا کو خدا تعالیٰ کے وجود کا احساس دلانا ہے۔ خدا تعالیٰ کے قریب لانے کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو نبھانا ہے، دنیا کو یہ باور کروانا ہے کہ دنیا میں امن انصاف اور محبت اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک یہ احساس دل میں پیدا نہیں ہوگا کہ ہمارے ہر کام کو ہر فعل کو خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ پس جہاں آپ دنیا کو یہ احساس دلانے کے لئے اپنی کوششیں کریں گے وہاں سب سے پہلے اپنے آپ کو اس احساس اور اس ذمہ داری کا حقدار بنانا ہوگا۔ اپنے آپ پر یہ تعلیم لاگو کرنی ہوگی۔ اپنے آپ کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہوگا۔ تبھی آپ حقیقی رنگ میں دوسروں کو بتا سکتے ہیں کہ خدا کیا ہے خدا کی تعلیم کیا ہے خدا کو اپنی مخلوق سے کتنا پیار ہے اور اس پیار کی وجہ سے ہی خدا تعالیٰ نے ہر زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے نبی بھیجے۔ اور آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں بھیجا اور دین کا کامل اور مکمل کر دیا اور پھر جو ایک قدرتی پراسس ہے اس میں بعض دفعہ دین میں خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس آخری کامل اور مکمل دین کی تجدید کے لئے از سر نو اس کی تعلیمات کو رائج کرنے کے لئے اس کو خوبصورت رنگ میں پیش کرنے کے لئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس آپ جب یہ باتیں لوگوں کو بتائیں گے تو اس سے پہلے آپ کو خود اپنا جائزہ لینا ہوگا کہ آپ کا اپنا خدا تعالیٰ سے تعلق کیسا ہے۔ آپ کا اسلام کی تعلیم پر عمل کیسا ہے۔ آپ کو مخلوق خدا سے کس قدر محبت اور پیار ہے۔ یہ باتیں سامنے رکھیں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں میں برکت پیدا ہوتی چلی جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم میں **تفقہ فی الدین** کا حکم ہے کہ ایک گروہ تم میں سے ایسا ہو جو **تفقہ فی الدین** کرے۔ اب بہت سارے ایسے واقفین نَو ہیں جن کو ماں باپ نے پیدائش سے پہلے دین کے سیکھنے کے لئے وقف کیا اس کے بعد آپ نے خود اپنے آپ کو پیش کیا۔ آپ کو کوئی مجبوری نہیں تھی یا آپ پر کوئی زبردستی نہیں تھی بلکہ آپ نے خود ہی کہا کہ ہم نے اپنے آپ کو دین کے لئے پیش کرنا ہے اور دین کی خدمت کرنی ہے۔ پس جب دین سیکھ لیا یا سیکھنے کی طرف آئے تو اس کا احساس بھی آپ کو ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے تفقہ فی الدین کے ساتھ یہ بھی بتایا تھا کہ تمہارے کیا مقصد ہونے چاہئیں۔ یہ کہ ہر قوم کو یا جہاں بھی تمہارا ماحول ہے تم اس کو ہوشیار کرو جیسے کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی طرف لاؤ۔ خدا تعالیٰ کے وجود سے ہوشیار کرو۔ دین کی ضرورت کا احساس دلاؤ اور غلط کاموں اور گمراہی سے بچنے کی طرف توجہ دلاؤ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسلام میں جہاں حقوق اللہ کی اہمیت بیان فرمائی ہے وہاں بندوں کے حقوق، حقوق العباد کی بھی بہت زیادہ اہمیت بیان فرمائی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہی فرمایا ہے کہ دو بڑے مقاصد ہیں جن کو میں لے کر اس دنیا میں آیا ہوں۔ ایک بندے کو خدا سے قریب کرنا اور دوسرا بندوں کو ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانا، اور پھر اسی میں سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ تمام قسم کی مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرنا۔ تو آج جو اسلام کی تصویر دنیا میں پیش کی جا رہی ہے کہ اسلام شدت پسند مذہب ہے، سخت مذہب ہے اور اسلام صرف terrorism کو ہوا دیتا ہے۔ تو اس کو لوگوں کے دماغوں سے نکالنا بھی آپ کی ذمہ داری ہے اور اس کے لئے آپ کو اپنے رویوں میں بھی تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ اپنے رویوں کو ایسا بنانا ہوگا کہ آپس میں اتنا پیار اور محبت ہو۔ آپ کو رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ کا تو حکم ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی حکم ہے کہ حقیقی مسلمان وہ ہے جس سے ہر دوسرا امن پسند محفوظ ہے۔ ہر شخص جو سلامتی بھیجنے والا ہے اور پیار محبت پھیلانے والا ہے وہ محفوظ ہے۔ وہ نہ صرف محفوظ ہے بلکہ اسکی حفاظت کرنا آپ کے ذمہ ہے۔ پس یہ تعلیم آپ نے دنیا کو دینی ہے اور یہی وہ مقصد ہے جس سے آپ تفقہ فی الدین کا حق ادا کرنے والے بن سکیں گے۔ اس طرف آپ کی توجہ ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے علاوہ حقوق العباد میں پھر بہت سارے دوسرے اعلیٰ اخلاق اور اخلاقی قدریں آجاتی ہیں۔ انکی تفصیل میں جتنا جائیں وہ آپ پر کھلتی چلی جائیں گی۔ ان کی تفصیل حاصل کرنا اور اس کے مطابق عمل کرنا ہی آپ کا کام ہوگا اور یہ حقیقی روح پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں ایک مثال بھی دی ہے۔ فرمایا کہ جس طرح شہد کی مکھی کام کرتی ہے اس طرح تم نے کام کرنا ہے۔ شہد کی مکھی اپنے چھتے اونچائی پر بناتی ہے۔ اب تو خیر ڈومیسٹک (domestic) طور پر بھی ہم مکھیاں پالنے لگ گئے ہیں اور ڈبوں کو نیچے بھی رکھ دیتے ہیں لیکن پھر بھی زمین سے اونچے ہی ہوتے ہیں۔ تو عموماً شہد کی مکھی اپنے چھتے اونچی جگہوں پر بناتی ہے جیسے پہاڑوں پر بنائے گی، درختوں پر بنائے گی، یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور یہی ہم دیکھتے بھی ہیں۔ اس لئے آپ کی سوچیں بھی اونچی ہونی چاہئیں۔ آپ کے علم کی وسعتیں بھی اونچائی تک پہنچنی چاہئیں۔ یہ نہیں کہ زمینی چیزوں پر انحصار ہو جائے بلکہ آپ کی آسمانوں کی طرف پرواز ہونی چاہئے۔ آپ کے ٹھکانے اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہونے چاہئیں نہ کہ زمینی لوگوں پر۔ تو شہد کی مکھی ہمیں ایک سبق بھی دیتی ہے کہ اونچی جگہوں پر اپنے ٹھکانے بنانے ہیں، اور سب سے اونچا ٹھکانہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس ٹھکانے کو پکڑ لیں تو کوئی دنیاوی ٹھکانہ آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یہاں خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ شہد کی مکھی مختلف پھلوں کے nectar سے شہد حاصل کرتی ہے۔ آپ کو بھی یہاں مختلف پھل پیش کئے جا رہے ہیں۔ اب قرآن کریم تمام قسم کی خوبیوں کا منبع ہے، ہر قسم کی تعلیمات کا منبع ہے، خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کا بہترین سبق اس میں موجود ہے۔ مذہبی رواداری قائم کرنے کا سبق بھی اس میں موجود ہے۔ ہر مذہب کا لحاظ اور اس کی عزت کرنے کا سبق اس میں موجود ہے تو اس کی تعلیم آپ یہاں حاصل کر رہے ہیں۔ پھر اس کی تشریح میں احادیث ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں، اس کی تعلیم آپ یہاں حاصل کر رہے ہیں۔ پھر فقہاء نے اس کی مختلف تشریحات کی ہیں، تو آپ فقہ پڑھ رہے ہیں اور اس کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ پھر ایک دوسرے کے مذہب کو جاننے کے لئے آپ موازنہ مذاہب کی تعلیم بھی یہاں حاصل کر رہے ہیں۔ آپ یہاں پر عیسائیت کی تعلیم حاصل کریں گے، یہودیت کی تعلیم کو بھی دیکھیں گے، بدھ ازم کی تعلیم کو بھی دیکھیں گے، دوسرے مذاہب کو بھی دیکھیں گے، تاکہ آپ کو پتہ ہو کہ ان کی تعلیم کیا ہے اور اسلام کی تعلیم کیا ہے۔ اگر کوئی مذہب اسلام پر اعتراض کرتا ہے تو اسکا آپ نے کس طرح جواب دینا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ دوسرے مذاہب کی برائیاں دوسروں کے سامنے بیان کریں، آپ کو چاہئے کہ دوسرے مذاہب کی تعلیمات حاصل کرنے کے بعد آپ اسلام کی خوبیاں اور تعلیمات لوگوں کو بتائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ان سب مضامین کا گہرائی سے مطالعہ بھی آپ کے لئے ضروری ہے۔ پھر یہ بھی کہ بعض خاص قسم کے شہد ہوتے ہیں جو ملکہ کے لئے تیار کئے جاتے ہیں، اس میں تخصص کی بات آگئی کہ جب آپ پڑھ کر نکلیں گے تو آپ میں سے بعض طلباء مختلف مضامین میں سپیشلائز بھی کریں گے۔ وہ ایسا خاص شہد ہے جو مختلف بیماریوں کا علاج کرے گا۔ تو اس مثال کو اگر آپ اپنے سامنے رکھیں تو ہمیں اس سے ایک عجیب سبق ملتا چلا جاتا ہے۔ لیکن یہ سب چیز حاصل کرنے کے بعد پھر شہد کی مکھیوں نے کیا سبق دیا؟ فرمایا فَاسۡلُکِیۡ سُبُلَ رَبِّکِ ذُلُلًا (النحل:70) کہ اپنے رب کے راستوں پر عاجزی کرتے ہوئے چلنے والے ہیں۔ یعنی قرآن اور حدیث اور مختلف مذاہب کا علم حاصل کرنے کے بعد ایک مبلغ اور مربی میں تکبر اور غرور پیدا نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ پھر عاجزی دکھائے اور ان راستوں پر چلے جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ شہد کی مکھی کو شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ کہا گیا ہے۔ گویا کہ یہ شہد کی مکھی لوگوں کے لئے شفاء اور صحت کا انتظام کر رہی ہے۔ تو آپ نے اپنے علم سے روح کی صحت کا انتظام کرنا ہے۔ روحانی شفاء ہمارے مبلغین کے ذریعہ سے ملنی چاہئے۔ یہ مطمح نظر ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ پس یہ چیزیں اگر سامنے رکھیں گے تو دیکھیں پھر دنیا آپ کی طرف کس طرح کھینچی چلی آتی ہے۔ آپ کے مقاصد میں کس قدر کامیابی ہوتی ہے دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کا کس طرح پتہ چلتا ہے۔ چاہے وہ جرمنی کے رہنے والے لڑکے ہیں جو یہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں، یا بیلجیئم سے آئے ہوئے لڑکے ہیں جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں یا فرانس سے آئے ہوئے بچے ہیں جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یا ہالینڈ کے لڑکے ہیں جو مبلغ بن کر نکلیں گے انشاء اللہ، اور وہاں جا کر تبلیغ کریں گے، ہر ایک اپنے اپنے علاقے میں جا کے ایک روح کی شفا کا انتظام کر رہا ہو۔ پس آپ وہ شفاء بن جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک علم حاصل کرنے کا تعلق ہے تو میں کئی دفعہ مثالیں بیان کر چکا ہوں کہ غیر از جماعت مولوی بھی بڑے بڑے عالم ہیں۔ کئی لمبے لمبے حوالے ان کو یاد ہیں۔ احادیث کی کتابوں کی کتابیں انہیں زبانی یاد ہیں۔ قرآن کریم کی آیتیں انہیں یاد ہیں۔ نمبر دے کے حوالے بھی دے دیتے ہیں لیکن چونکہ زمانہ کے امام سے انکی تربیت نہیں ہے، اس لئے ایک تو ان آیات اور احادیث کو صحیح طرح سمجھ نہیں سکتے دوسرا یہ علم ان میں تکبر پیدا کر دیتا ہے۔ اور یہ تکبر ان کو آسمانوں کی طرف لے جانے کے بجائے زمین کی گہرائیوں کی طرف لے جاتا چلا جاتا ہے اور وہ دنیا کی طرف جھکنے والے بن جاتے ہیں۔ ان کی جھوٹی انانیت اور جھوٹی عزتیں ان کو وہ روحانی مقام نہیں دلاتیں جو ایک صحیح حقیقی مبلغ اور عالم دین کو ہونا چاہئے۔ پس یہ چیز اگر آپ سامنے رکھیں تو آپ اس سے مزید عبرت حاصل کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس دوبارہ یہی بات کہوں گا کہ اگر مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے لئے آپ لوگوں نے جنہوں نے اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کیا ہے، حقیقی مددگار بننا ہے تو پھر اس ادارے میں رہ کر اپنے تعلیمی معیاروں کو بھی بلند کرتے چلے جائیں اور اپنے اخلاقی معیاروں کو بھی بلند کرتے چلے جائیں۔ اپنی ہر قسم کی عادات کو ایسا بنائیں جو

ایک انتہائی با اخلاق انسان میں ہو سکتی ہیں۔ تا کہ اس علاقہ میں بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کر سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں جو چھوٹا سا شہر ہے جس کے متعلق کہتے ہیں کہ اس کی 22 ہزار کی آبادی ہے۔ آپ سب تو یہاں ایشین ہی ہیں۔ ایک آدھ ہی سٹوڈنٹ ہے جو کسی یورپ کے ملک کا رہنے والا ہے اور وہاں کا مقامی باشندہ ہے۔ آپ لوگ بے شک یہاں پڑھے لکھے ہیں اور یہاں پیدا ہوئے ہیں لیکن شکل وصورت آپ کی ایشین ہی ہے۔ تو اس شہر میں جب آپ باہر نکلیں تو آپ کو دیکھ کر یہ لوگ ڈر نہ جائیں کہ سو ڈیڑھ سولڑ کا اس چھوٹے سے شہر میں کہاں سے آ گیا ہے؟ کہیں یہ طالبان قسم کی چیز نہ ہوں؟ کہیں کوئی شدت پسند نہ ہوں؟ دہشت گرد نہ ہوں؟ ان کی داڑھیاں ان کی ٹوپیاں ان کے لباس عجیب قسم کا تاثر پیش کر رہے ہیں۔ چھوٹے شہر میں بڑی جلدی مشہوری ہو جاتی ہے اس لئے اس شہر میں جب آپ اپنے نمونے دکھائیں گے، اپنے اخلاق دکھائیں گے، دکانوں پہ جائیں گے، بازار میں پھریں گے، سڑکوں پہ جاتے ہوئے لوگوں کو سلام کریں گے، خوش اخلاقی سے پیش آئیں گے اور آپ کے چہروں پر نرمی ہوگی تو یہ شہر خود بخود آپ کا گرویدہ ہو جائیگا۔ اور پھر یہی عمل جو ہے اس علاقے میں آپ کی پہچان بن جائے گا۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پھیلانے کا ذریعہ بن جائیگا۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ ایسا نہیں کہ جامعہ میں سات سال پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد ہی آپ نے میدان عمل میں جانا ہے بلکہ آپ کا میدانِ عمل ابھی سے شروع ہو گیا ہے۔ اس شہر کی بائیس ہزار کی آبادی آپ کی طرف دیکھ رہی ہے کہ کیا جماعت احمدیہ جو کہتی ہے وہ کرتی بھی ہے یا نہیں؟ اور اس کی صحیح تصویر کشی آپ کے عمل سے، آپ کے اٹھنے بیٹھنے سے، آپ کے رکھ رکھاؤ سے، آپ کی باتیں کرنے سے، شہر میں پھرنے سے بازاروں میں جانے سے ہوگی۔ اور اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس شہر میں آپ مبلغ بن چکے ہیں چاہے آپ درجہ ممہدہ میں ہیں، یا درجہ اولیٰ میں ہیں، یا درجہ ثانیہ میں ہیں یا درجہ خامسہ میں۔ آپ اس شہر کے مربی بھی ہیں، آپ اس شہر اور اس ملک میں اسلام کے سفیر بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ خالص ہو کر تعلیم کی طرف توجہ دیں اور کسی بھی قسم کا ایسا اظہار آپ سے نہ ہو جو جماعت کی بدنامی کا باعث بننے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ آپ ان تمام باتوں پر عمل کرنے والے ہوں اور حقیقی رنگ میں مبلغ اور مربی بن کے یہاں اسلام کی روشنی کو پھیلانے والے ہوں، آمین! اب دعا کر لیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔

❁......قونصل جنرل امریکن قونصلیٹ فرینکفرٹ Mr. Kevin Milas بھی اس افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اس تقریب کے بعد موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔

ابتدائی تعارف کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس سال جون 2012ء میں امریکہ کا دورہ کیا تھا اور Capitol Hill میں ایڈریس کیا تھا۔ تیس کانگریس مین شامل ہوئے تھے اور دوسرے مہمان بھی تھے۔ وہاں مختلف امور پر ان لوگوں سے بات ہوئی تھی۔

موصوف نے بتایا کہ وہ افغانستان، قازقستان اور ترکی میں کام کر چکے ہیں۔ افغانستان کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور نے فرمایا: مَیں دعا ہی کر سکتا ہوں کہ خدا تعالیٰ وہاں تبدیلی لائے۔

افغانستان میں سکول کھولنے اور دوسرے رفاہی کاموں کے حوالے سے ذکر ہوا تو حضور انور نے فرمایا کہ آپ وہاں NGO's آرگنائز کر سکتے ہیں۔ NGO's کے ساتھ لوگ کام کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں کیونکہ وہ حکومت کی نسبت زیادہ pay کر رہی ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا اصل بات یہ ہے کہ وہاں کے لوگوں میں اعتماد پیدا کریں تا کہ وہ خود کام کریں اور دوسروں پر ان کا انحصار کم ہو۔ موصوف امریکن قونصل جنرل کے ساتھ ان کی جرمن پولیٹیکل Ana بھی آئی تھیں۔ اس خاتون نے بتایا کہ احمدیہ کمیونٹی بڑی باوقار کمیونٹی ہے۔ ان کی معاشرہ میں بہت بڑی عزت ہے۔ اور دوسری مسلمان کمیونٹیز سے زیادہ آرگنائزڈ ہے۔ آپ کی تعداد اگرچہ کم ہے لیکن اس سے کہیں زیادہ آپ کی عزت ہے۔

موصوف قونصل جنرل کے دریافت کرنے پر حضور انور نے فرمایا کہ دو دن بعد 19؍دسمبر کو جرمنی سے لندن کے لئے واپسی ہے۔

آخر پر موصوف نے کہا کہ حضور انور سے ملاقات کرنا میرے لئے بڑا اچھا موقع ہے۔

قونصل جنرل کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات قریباً ایک بجے تک جاری رہی۔

❁...... بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائننگ ہال میں تشریف لے آئے جہاں اس تقریب میں شامل ہونے والے جملہ مہمانوں، جماعتی عہدیداران اور طلباء جامعہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں میڈیا کے نمائندگان نے حضور انور سے ملاقات کی اور پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے میڈیا کے نمائندگان کی ملاقات اور پریس کانفرنس

پریس کانفرنس کے آغاز میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندگان نے اپنا تعارف کروایا۔

❁......ایک نمائندہ نے جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا جرمن ترجمہ نہیں سن سکے تھے کہا کہ مجھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اردو زبان میں خطاب کی سمجھ نہیں آئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میری تقریر کا لب لباب یہ تھا کہ ان تمام مہمانوں کے لئے جن کا تعلق احمدیہ جماعت سے نہیں ہے مَیں نے سب سے پہلے ان کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس پروگرام میں تشریف لائے اور پھر میں نے طلباء سے خطاب کیا۔ اور ان کو نصیحت کی کہ وہ یہاں اسلامی تعلیمات سیکھ رہے ہیں، نہ صرف اسلامی تعلیمات بلکہ دیگر مذاہب کی تعلیمات بھی اور ان کے موازنہ کا علم بھی حاصل کر رہے ہیں۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد انہوں نے اس پر عمل درآمد کروانا ہے۔ مگر عملدرآمد کروانے سے پہلے اس تعلیم کا خوبصورت نمونہ اپنے آپ میں پیش کریں تا کہ لوگوں کو اس بات کا علم ہو کہ صحیح اسلامی تعلیمات کیا ہیں۔ یہ میری تقریر کا خلاصہ تھا۔

❁......پھر نمائندہ نے سوال کیا کہ مسلمانوں میں سے وہ کونسی بنیادی باتیں ہیں جو آپ کرتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا: اسلام کی بنیادی مذہبی تعلیمات کسی طرح بھی مختلف نہیں۔ اسلام صرف ایک خدا پر ایمان رکھتا ہے اور اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین رکھتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہارا مقدس کتاب یعنی قرآن پر مضبوط ایمان ہونا چاہئے۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہیں گزشتہ تمام انبیاء پر پختہ ایمان لانا چاہئے۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہیں گزشتہ انبیاء کی مقدس کتابوں پر بھی ایمان لانا چاہئے۔ اسلام کہتا ہے کہ تم تمام مذاہب کا احترام کرو۔ اور اسلام کہتا ہے کہ تم معاشرہ میں بھائی چارہ، محبت اور امن کو فروغ دو۔ یہ سب کچھ قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے۔ اور ہمیں احادیثِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی انہی باتوں کا حکم ملتا ہے۔ تو یہ ہمارے اعتقادات ہیں اور ہم ان پر ہی عمل کرتے ہیں۔ لیکن آپ دیکھیں گے کہ بعض مسلمانوں کے فرقے ان تعلیمات پر عمل نہیں کرتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق چودہ سو سال کے بعد (سالوں کی اتنی تعداد کہیں لکھی ہوئی نہیں ملتی لیکن مختلف علامات کے ذریعہ سالوں کا حساب لگائیں تو چودہ سو سال ہی بنتے ہیں) مسلمان اسلام کی صحیح تعلیمات کو بھول چکے ہوں گے اور پھر اس وقت مسلمانوں اور دنیا کے تمام لوگوں کے لئے ایک موعود مصلح آئے گا جس کا ٹائٹل مسیح موعود اور امام مہدی ہوگا۔ چنانچہ جب وہ آئے گا تو صحیح اسلام کی تعلیم پیش کرے گا اور قرآنی تعلیمات کی صحیح تفسیر کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب وہ آئے تو اس کو قبول کرنا، اس کی اطاعت کرنا اور اس کے حکموں پر عمل کرنا۔ اور ہم احمدیوں کا ایمان ہے کہ وہ شخص حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی شکل میں آ چکا ہے اور ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے 1889ء میں جماعت کی بنیاد رکھی اور 1908ء میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت کا نظام جاری ہے۔ اور ہم اسلام کی ان صحیح تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائیں۔ اور ان کے آنے کے مقصد کو میں نے اپنی تقریر میں بھی بیان کیا تھا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ تمام دنیا کو قریب کرنے کے لئے آئے ہیں۔ یعنی آپ اس لئے تشریف لائے کہ تمام انسان ایک دوسرے کے حقوق کو سمجھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مزید فرمایا کہ آپ کی آمد کا مقصد یہ ہے کہ تمام مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر دیں۔ کیونکہ یہ وقت مذہبی جنگوں کا نہیں ہے۔ کوئی مذہب بھی اسلام کے خلاف جنگ نہیں کر رہا۔

❁......ایک نمائندہ نے کہا کہ مَیں نے باہر ایک جملہ پڑھا تھا جو مجھے بہت قابل توجہ لگا Love for All Haterd for None یہ جملہ تو بہت سادہ ہے۔ کیا آپ اس جملہ کی اپنی زبان سے تشریح بیان کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے اندر کسی کے لئے دشمنی، حسد، نفرت نہیں ہے۔ لوگوں کی رائے میں اختلاف تو ہو سکتا ہے لیکن اس سے تمہارے دل میں نفرت پیدا نہیں ہونی چاہئے۔ انسان ہونے کے ناطے آپ کو ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے اور آپ کو تمام انسانوں کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔

❁......اخبار روزنامہ جنگ کے ایک نمائندہ نے کہا کہ میرا سوال جامعہ کے متعلق ہے۔ کیا یہ ایک پرائیویٹ ادارہ ہوگا؟ یا جرمن حکومت یا کسی اور ادارہ کی طرف سے مدد مہیا کی جائے گی؟

حضور انور نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ اگر آپ نے میرا خطاب توجہ سے سنا ہو تو میں نے بیان کیا تھا کہ ہم باہر سے کسی قسم کی مدد نہیں لیتے۔ ہمارے پاس تیل کی دولت نہیں ہے۔ ہمارے بڑے بڑے کاروبار نہیں ہیں جہاں سے ہم اپنے مشن چلانے کے لئے بڑی رقم حاصل کر سکیں۔ میں نے کہا تھا کہ جماعت احمدیہ اپنے تمام کام قربانیوں کے ذریعہ پورے کرتی ہے۔ ہماری مسجدیں جماعت احمدیہ کی قربانیوں سے تعمیر کی جا رہی ہیں۔ اسی طرح مختلف مشنز اور یہ جامعہ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ بہت بڑی رقم خرچ کی گئی ہے۔ مجھے یہ کہنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے کہ اس طرح کے بہت بڑے بڑے پروجیکٹ مکمل کئے جا رہے ہیں۔ ہم احمدی حکومتی اداروں یا تنظیموں کی طرف سے خرچ کی جانے والی رقم کا دسواں حصہ خرچ کر کے ایسے پراجیکٹس مکمل کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ سارا جامعہ جرمن احمدیوں کی مالی قربانیوں سے پرائیویٹ طور پر مکمل کیا گیا ہے حتیٰ کہ ایک penny بھی جرمنی کے باہر سے نہیں لی گئی۔

❁......نمائندہ نے کہا کہ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ جرمن یونیورسٹیوں میں اسلامی تعلیم سکھانے کے ادارے بنانے کا رواج چل پڑا ہے۔ دو سال پہلے بھی اسی قسم کا ادارہ قائم کیا گیا تھا اس کا بھی تقریباً یہی نام تھا یعنی 'اسلامی تعلیمات'۔ ان اداروں کے

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji
Ph.: 08479-240269, 09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES & AUTO ELECTRICALS
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Battery Re-build & all Vehicles Automobiles, Electrical Job work undertaken
Opp. S.B.H., B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Dt. Yadgir, Karnataka

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

ہوتے ہوئے آپ کو ایک الگ ادارہ بنانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

حضور انور نے فرمایا: یہ وہی نام نہیں ہے بلکہ ہمارے ادارے کا نام ’جامعہ احمدیہ‘ ہے۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں نے پہلے ایک نمائندہ کے سوال میں اس کا جواب دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ مسلمانوں میں اسلام کی صحیح تعلیمات نہیں رہیں گی۔ چنانچہ اس وقت مسیح موعود اور امام مہدی کا ظہور ہوگا اور وہ اسلام کی درست اور صحیح تعلیمات دے گا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق امام مہدی علیہ السلام اور مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوا اور آپ علیہ السلام نے اسلام کا احیاءِ نو کیا اور اسلام کی حقیقی تعلیمات پیش کیں۔ چنانچہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں دی جانی والی تعلیمات اور تفاصیل ہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق درست اور صحیح ہیں۔ جبکہ دوسرے اداروں میں ہم اس طرح کی تعلیمات حاصل نہیں کر سکتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے جامعہ کا نصاب بہت متنوع قسم کا ہے۔ ہم قرآن کریم، حدیث، موازنہ مذاہب اور مختلف مذاہب کی تاریخ اور دنیا کی تاریخ بھی پڑھاتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ ان اداروں میں کیا پڑھایا جاتا ہے۔ بعض دفعہ ان کی طرف سے کی جانے والی تفسیر قرآن کریم کی اصل تفسیر سے ہٹ کر ہوتی ہے۔ مثلاً آج کل کا ایک اہم موضوع جہاد ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ جہاد کا نام اس لئے دیا گیا کہ غیر مسلم اسلام پر حملے کر رہے تھے تا کہ مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے روک دیں۔ ان حملوں اور مظالم کے نتیجہ میں مسلمانوں نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے ہجرت کرنے کے بعد عمائدینِ مکہ کی طرف ہی سے مسلمانوں کے خلاف پہلی جنگ کی گئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اب تمہیں دفاع کرنا چاہئے اور قرآن کریم کی سورۃ حج کی آیت 42۔41 میں اس کا ذکر ہے۔ ان آیات میں اجازت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہیں اس لئے اپنے دفاع کی اجازت دی جارہی ہے کہ تم پر ظلم کیا گیا ہے اور محض اس وجہ سے کہ انہیں گھروں سے باہر نکالا گیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ اجازت اس لئے بھی دی کہ اب اگر دفاع نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے منہدم کر دیئے جاتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام یہ نہیں کہتا کہ کسی راہب خانے یا چرچ یا عبادت گاہ کے خلاف جہاد کرو بلکہ صرف اسلام کے محبت، امن، رواداری کے پیغام کو پھیلانے کے لئے جہاد کرو اور یہ جہاد تبلیغ کا جہاد ہے اور یہی ہماری تفسیر ہے۔ اسی لئے آج ہم کہتے ہیں کہ کوئی بھی مذہبی گروپ خواہ عیسائی ہو، خواہ یہودی ہو اسلام سے جنگ نہیں کر رہا بلکہ ان کی جنگیں کم وبیش سیاسی جنگیں ہیں۔ اور پھر ہر ملک کو دفاع کا حق ہے۔ لیکن یہ نہیں کہ طالبان یا القاعدہ کی قسم کے گروپ تشکیل دے کر جنگ کی جائے۔ اور پھر جنگ بھی کس کے خلاف؟ مسلمانوں ہی کے خلاف؟ مثلاً پاکستان میں جہاں مسلمان مسلمان کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔ دوسرے ممالک میں بھی آپ کسی اسلامی گروپ کو کسی عیسائی یا یہودی گروپ کے خلاف لڑتے ہوئے نہیں پائیں گے سوائے اس کے جو فلسطین اور اسرائیل میں ہو رہا ہے۔ ابھی حال ہی میں مَیں نے یورپین پارلیمنٹ میں تقریر کی ہے جہاں میں نے کہا کہ یورپین حکومت کو اسرائیل اور فلسطین کی جنگ میں کردار ادا کرنا چاہئے اور انصاف سے کام لینا چاہئے۔ اس میں دوہرا معیار نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن اسرائیل کی طرف سے تسلیم کیا جاتا ہے کہ یہ مذہبی جنگ نہیں ہے۔ نہ ہی کبھی حماس یا کسی دوسرے گروپ نے اسے مذہبی جنگ کہا ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ اسرائیلی فلسطینیوں کی زمین پر قبضہ کر رہے ہیں اور فلسطینی اس کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چنانچہ جہاد ہماری تفسیر کے مطابق جہاد کبیر ہے جو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔ اور وہ یہ ہے کہ مقدس کتاب یعنی قرآن کریم کی مدد سے تبلیغ کی جائے اور اسلام کے پیغام کو جو کہ محبت، امن کا پیغام ہے پھیلایا جائے۔ اور انسانیت کو اپنے خالق کے قریب لایا جائے۔

۞......ایک نمائندہ نے سوال کیا کہ کیا یہ جامعہ ہر ایک کے لئے اور ہر مسلمان کے لئے کھلا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر اس شخص کے لئے جو اس ادارے کے تمام قواعد وضوابط پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو اس کا خیر مقدم کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کو وہی پڑھنا ہوگا جو ہم یہاں پڑھاتے ہیں۔ خواہ وہ اس کے اپنے اعتقاد یا نظریہ کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ ہم اس کو قبول کریں گے بشرطیکہ وہ اس ادارہ کے قواعد وضوابط پر عمل کرے۔ اگر آپ کسی بھی ایسے شخص کو لائیں جو دستخط کرے اور یہ کہے اگرچہ میں غیر احمدی ہوں مگر میں اس ادارے کے قواعد وضوابط پر عمل کروں گا تو ہم اس کا خیر مقدم کریں گے۔ مَیں آپ کو اس بات کی گارنٹی دیتا ہوں۔

۞......اس پریس کانفرنس کے آخر میں علاقہ کے میئر نے کہا: آپ کی آمد کا بہت بہت شکریہ۔ آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ اور ہمیں امید ہے وقتاً فوقتاً ہمیں ملاقات کا موقعہ دیتے رہیں گے۔ ہم آپ کی کامیابی کے لئے بھی دعا گو ہیں۔ اور یہاں پڑھنے والے طلبہ کی کامیابی کے لئے بھی دعا گو ہیں۔ ایک بار پھر بہت بہت شکریہ۔

میئر نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی میئر کا شکریہ ادا کیا۔

۞......اس پریس کانفرنس کے اختتام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق جامعہ احمدیہ کے طلباء نے کلاس وائز اور اساتذہ وکارکنان نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تمام طلباء، اساتذہ کرام اور کارکنان کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے اور اخروٹ کا ایک پودا لگایا اور اسے پانی دیا۔

اس کے بعد یہاں سے دو بج کر پانچ منٹ پر فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

آج نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کا پروگرام ’’مسجد نور‘‘ میں تھا۔ روانگی کے وقت تمام طلباء جامعہ، اساتذہ، کارکنان اور احباب نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے آقا کو الوداع کہا۔

مسجد نور فرینکفرٹ کی طرف آتے ہوئے راستہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کے لئے مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔

تین بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد نور فرینکفرٹ تشریف آوری ہوئی۔ جہاں مقامی جماعت کے احباب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے بیت السبوح کے لئے روانہ ہوئے۔

پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا میں کورتج

۞......جامعہ احمدیہ کے افتتاح کو پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں بھرپور کورتج ملی۔ درج ذیل ٹی وی چینلز، ریڈیو چینلز اور اخبارات نے افتتاحی تقریب کو کورتج دی:

T.V channels:

1. hr-fernsehen (t.v channel)   2. RTL-Hessen (t.v channel)

3. ZDF   4. Sat.1

Radio:

1. Deutsche Radio   2. Deutsche Welle

Newspapers:

1. Nh24   2. Die Tageszeitung

3. Die Welt   4. Kipa (Catholic international press)

5. Frankfurter Neue Presse   6. Gießener Allgemeine

7. BILD   8. Groß-Gerauer Echo   9. Ried Echo

10. Riedinformation   11. Junge Freiheit

12. جنگ اردو   13. دی نیشن لندن   14. روزنامہ ایکسپریس

15. Nibelungen Kurier 16. Nachrichten 168 17. German Missions in the US

18. Press release from state secretary of Hessen

۞......بعض اخبارات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اور جامعہ کی تصویر دے کر دو صفحات پر کورتج کی۔ ان اخبارات نے لکھا کہ:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نورو کاجل اور حبّ اٹھرہ وزد جام عشق کیلئے رابطہ کریں

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
عبدالقدوس نیاز (موبائل) 098154-09445

ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhta 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد نے طلباء سے خطاب کیا۔ انہوں نے بار بار یہ کہا کہ اسلام کی خوبصورتی کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ انہوں نے ان نوجوانوں کو نصیحت کی کہ وہ اپنے آپ کو پرکھیں، تعلیمات کو اپنے آپ پر لاگو کریں اور بنی نوع انسان سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ احمدیہ جماعت کی اہم شرط یہ ہے کہ معاشرہ میں ہم آہنگی اور امن پھیلایا جائے۔ آپ نے بعد میں ایک جرنلسٹ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے انگریزی میں کہا:

We believe in one God, in one Holy Book and respect all religions.

آپ کی تقریر اردو میں تھی جس کا جرمن مہمانوں کے لئے رواں ترجمہ کیا گیا۔

……اخبار Frankfurter Allgemeine Zeitung نے اپنے 18 دسمبر 2012ء کے شمارہ میں درج ذیل خبر شائع کی؛

رائیڈ شٹڈ میں اماموں کے لیے مدرسہ کا افتتاح

احمدیہ مسلم جماعت مستقبل میں رائیڈ شٹڈ تحصیل گروس گیراؤ میں اپنی جماعت کے لیے امام تیار کرے گی۔ گزشتہ دن اس جماعت کے بیان کے مطابق جرمنی میں امام بنانے والا جامعہ کا افتتاح کیا گیا۔ اس عمارت کا رائیڈ شٹڈ کے صنعتی علاقہ میں Alten Grenzstein کے مقام پر قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ افتتاح کیا گیا۔ یہ عمارت جو ممبران کے چندہ جات کے سرمائے سے تیار کی گئی ہے رائیڈ شٹڈ کی مسجد سے منسلک ہے جو کہ احمدیہ جماعت ہی استعمال کرتی ہے۔ یہاں سات سال کے عرصہ میں ایک سو بیس طلباء کو ''عالم'' بننے کی تربیت دی جا سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ نے اس مقصد کے لیے 4 ملین یوروز کا خرچ کیا ہے۔ تدریسی عمارت کے علاوہ اس میں ایک اسمبلی ہال، ایک لائبریری اور ایک میس ہے اور اس کے علاوہ ہوسٹل بھی ہے جس میں طلباء تدریس کے دنوں میں رہائش پذیر ہوتے ہیں۔ مدرسہ میں اس وقت اسّی (80) طلباء اور 12 اساتذہ ہیں۔

احمدیہ جماعت کے روحانی رہنما خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد نے اپنے خطاب میں طلباء کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ رائیڈ شٹد اور ہیسن میں لوگوں کے ساتھ تعلقات قائم کریں تا ہر قسم کی ممکنہ غلط فہمیوں کو دور کیا جا سکے۔ ہم کوئی طالبان نہیں ہیں۔ اسلام دوسرے مذاہب اور ثقافتوں کے ساتھ تصادم میں ملوث نہیں۔ احمدیت ایک بے تعصب اور پر امن اسلام کی تعلیم دیتا ہے۔

یہاں داخل ہونے والے طلباء کی عمر سولہ سے انیس سال تک ہے۔ احمدیہ جماعت کے مطابق ان میں سے اکثریت جرمنی میں بڑے ہوئے ہیں۔ جبکہ بعض دوسرے یورپین ممالک سے آئے ہوئے ہیں۔ رائیڈ شٹڈ میں چار پانچ کلاسوں میں طلباء قرآن کریم، عربی زبان، انگریزی، جرمن اور اردو جو پاکستان کی سرکاری اور روزمرہ کی زبان ہے کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ نصاب میں موازنہ مذاہب اور جرمن تاریخ بھی شامل ہے۔ احمدیہ جماعت کی ابتدا ہندوستان سے ہوئی جو اسلام میں ایک میانہ رو مذہبی فرقہ ہے۔ جرمنی میں رہنے والے تیس ہزار احمدیوں کی نصف تعداد صوبہ ہیسن میں آباد ہے۔

……اخبار "Frankfurter Rundschau" نے اپنی 18 دسمبر 2012ء کی اشاعت میں لکھا؛

انتہا پسندی کے خلاف حفاظتی تدابیر

لائبریری پر نظر ڈالنے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اس جگہ دینی تعلیم سے مراد مذہب کے دائرے سے پار نظر ڈالنا ہے۔ الماریوں میں قرآن کریم کے ساتھ ساتھ طالمود اور بائبل بھی موجود ہیں۔ اسلامی تصانیف کے ساتھ ساتھ جرمن تاریخ پر مشتمل کئی جلدیں بھی الماریوں میں موجود ہیں۔ نیز پولوس کی سوانح عمری کے علاوہ انگریزی اور عربی ڈکشنری بھی موجود تھی۔

جنوبی ہیسن میں واقع رائیڈ شٹڈ میں احمدیہ مسلم جماعت نے سوموار کو ائمہ کی تیاری کے لیے ایک درسگاہ کا افتتاح کیا۔ لندن کے علاوہ یہ یورپ میں اس نوع کی واحد درسگاہ ہے۔ 120 نوجوانوں کو یہاں 12 اساتذہ کے ذریعے مسلمان کمیونٹی کے امام کے طور پر تیار کیا جائے گا۔

……ایک اخبار Rhein - Main Zeitung جامعہ احمدیہ کے بارے میں یہ خبر شائع ہوئی؛

رائیڈ شٹڈ میں امام سکول کا افتتاح

اسلامی جماعت احمدیہ مستقبل میں رائیڈ شٹڈ میں امام تیار کرے گی۔ سات سالوں میں 120 طلباء فارغ ہوں گے۔ جامعہ کی عمارت میں ایک اسمبلی ہال، لائبریری اور ایک کینٹین بھی ہے۔ علاوہ ازیں طلباء کی رہائش کے لئے ایک ہوسٹل بھی موجود ہے۔

جماعت کے روحانی سربراہ، خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے مستقبل کے اماموں کو مخاطب کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ رائیڈ شٹڈ اور ہیسن میں لوگوں میں اسلام کا خوف ختم کرنا ہے۔ فرمایا؛ ہم طالبان نہیں ہیں۔ اسلام دوسرے مذاہب اور معاشروں کے خلاف جنگ نہیں کر رہا۔

……جامعہ احمدیہ جرمنی کے بارے میں اخبار Usinger Neue Presse میں یہ خبر شائع ہوئی کہ: ریڈ شٹڈ میں آئندہ احمدیہ جماعت امام تیار کرے گی۔ جرمنی بھر میں یہ اس قسم کا واحد ادارہ ہے۔ جماعت احمدیہ کے دنیا بھر میں 10 ایسے ہی مزید ادارے ہیں اور یورپ میں رائیڈ شٹڈ کے علاوہ ایسا ادارہ انگلستان میں بھی موجود ہے۔ رائیڈ شٹڈ میں قائم کردہ ادارہ میں 200 نوجوان سات سالہ کورس کریں گے۔ اس عمارت کو تعمیر کرنے میں چار سال لگے ہیں جس کا افتتاح کل جماعت احمدیہ کے عالمی سربراہ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے کیا۔ یہاں پڑھنے والے نوجوان طلباء پیدائشی جرمن ہیں یا کم از کم بنیادی تعلیم جرمنی میں ہی حاصل کی ہے۔ اس ادارے سے تعلیم حاصل کرنے والے دنیا بھر میں کسی بھی جگہ بطور امام بھجوائے جا سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ پہلی مسلمان تنظیم ہے جس نے جنگِ عظیم دوئم کے بعد سب سے پہلے جرمنی میں دوبارہ کام شروع کیا تھا۔ ہیسن کی صوبائی حکومت اس ادارے کو خوش آمدید کہتی ہے اور سیکریٹری وزارت Integration نے کہا ہے کہ اسلام اور دوسرے مذاہب کے ساتھ مساوی سلوک کیا جانا ہمارے سیاسی کاموں کا اہم حصہ ہے۔

❁❁❁

شعبہ ٹول فری دعوت الیٰ اللہ بھارت کا نیا نام اور نمبر

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ ٹول فری کا نیا نام ''نور الاسلام'' تجویز کیا ہے۔
ٹول فری کا نیا نمبر یہ ہے۔ 2131 3010 1800 (ناظر دعوت الیٰ اللہ بھارت)

محمد شاہد صدیقی ایڈیٹر ہفت روزہ نئی دُنیا کے نام کُھلا خط

محمد عظمت اللہ قریشی۔ بنگلور

مکرم محمد شاہد صدیقی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے اخبار ہفت روزہ نئی دنیا دہلی مورخہ ۱۱/فروری ۲۰۱۳ میں ایک شخص نے آپ سے سوال پوچھا۔

سوال: **''شاہد صدیقی کے جواب'' میں ایک صاحب سکندر الحق پھلودی (راجستھان) نے سوال کیا کہ شاہد صاحب آپ کے نام کے آگے صدیقی ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ کیا آپ کسی سلسلہ سے مرید ہیں؟**

جواب: آپ فرماتے ہیں۔

یہ خاندانی پہچان ہے۔ میرے والد حضرت مولانا عبد الوحید صدیقی نے مجھے یہ نام بخشا ہے۔ یہ مانا جاتا ہے کہ صدیقی حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں..........

(نئی دنیا ۱۱ تا ۱۷/فروری ۲۰۱۳)

جناب شاہد صدیقی صاحب مہربانی فرما کر اس اقتباس کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔ جو حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب ؒ کا ہے جسے محترم مولانا شیخ مجاہد احمد صاحب شاستری ایڈیٹر ہفت روزہ بدر نے اپنے ایک مضمون ''ختم نبوت کے متعلق بعض ایمان افروز واقعات'' کی زینت بنایا ہے۔

حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب فرماتے ہیں کہ اگرچہ سورہ النسآء میں اطاعت رسول عربی کی برکت سے نبی، صدیق، شہید اور صالح کے درجات کی خوشخبری دی گئی ہے۔ ایک عالم دین نے بوقت ملاقات یہ عجیب بات کی کہ ان چار درجات میں سے نبی کا ذکر میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔ آپ صرف باقی درجوں کی نسبت کچھ روشنی ڈالئے۔

مَیں نے دریافت کیا کہ ''صدیق'' آسکتے ہیں؟ جواب دیا: ہاں۔ اب میرا سوال یہ تھا کہ صدیق کی اصطلاحی تعریف بتلائیے۔ ان کی زبان سے بے ساختہ نکلا جو خدا کے نبی کا پاک چہرہ دیکھتے ہی اول نمبر پر ایمان لے آئے صدیق کہلاتا ہے۔ مَیں نے ان کی معلومات کو سراہتے ہوئے کہا کہ آپ نے صدیق کی بالکل ٹھیک تعریف کی ہے اور حضرت حکیم الاُمّت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حجۃ البالغۃ میں، حضرت علامہ سیوطی نے تفسیر درمنثور میں، حضرت خواجہ میر درد دہلوی نے ملفوظات میں، حضرت علامہ حلبی نے سیرت حلبیہ میں اور چشتی بزرگ حضرت نظام الدین بدایونی نے ہشت بہشت میں بالکل یہی تعریف ''صدیق'' کی بیان فرمائی ہے۔

اب مَیں آپ سے بصد ادب پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر فیضان کوثر نبوی کی بدولت باب نبوت بند ہے تو کسی اُمّتی کو مرتبہ صدیقیت کیسے مل سکے گا؟ یہ بزرگ عالم آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے کہ خدا شاہد ہے کہ اس طرف نہ کسی نے توجہ دلائی نہ خود مجھے ہی خیال آیا۔ یہاں مَیں یہ تصریح کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ خاکسار نے سب سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات میں یہ تعریف دیکھی تھی جس کی سحر آفرینی کا مشاہدہ اس دن ہوا۔'' (بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 5 فروری 2010)

شاہد صدیقی صاحب! ضروری نہیں کہ کوئی نام پشت در پشت چلے۔ جب چل ہی رہا ہے تو اس کی کوئی وجہ ہونی چاہیئے اور پھر اس سے بہتر وجہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ ابتداء میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو اُس وقت آپ ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اسلام لانے کو کہا تو انہوں نے فوراً اسلام قبول کر لیا اور صدیق کہلائے۔ اور آج جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں اور دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اُمت محمدیہ کو تنزل سے نکال کر ایک ہاتھ پر جمع کر کے اسلام کو ادیان باطلہ پر غلبہ بخشنے کی غرض سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشاق اور غلاموں میں سے سب سے بڑھ کر عاشق زار غلام صادق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو چُن کر اُنہیں مسیح موعود و مہدی معہود کا مقام عطا فرمایا ہے۔ تو آپ اپنے اباء کی شانِ صدیقیت کی لاج رکھتے ہوئے امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہودؑ پر بلا چوں و چرا ایمان لانے کی بجائے ان کی تکذیب کر رہے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے ہیں محض نام رکھ لینے سے شانِ صدیقی کا اظہار نہیں ہوتا۔ پھر اگر ایک صحافی کے والد مرحوم کو یہ حق ہے کہ وہ اپنے ایک فرزند کا نام شاہد بھی رکھے اور صدیق بھی تو کیا اللہ تعالیٰ کو اتنا بھی حق نہیں کہ اپنے وعدوں کے مطابق کسی کا امام مہدی و مسیح موعود نام رکھ دے۔

پس جناب شاہد صدیقی صاحب کو چاہیئے تھا کہ صدیقیت کی لاج رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے امام الزمان کی تصدیق کرتے تاکہ اپنی بیعت سے اپنی صدیقیت کی تجدید کر کے سورۃ النساء کی آیت پر بھی ایمان کا اظہار کرتے جس میں نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کی آمد کی خوشخبری ہے۔

❁❁❁

یکم اپریل 2013 سے ہفت روزہ بدر کا سالانہ چندہ

ہندوستان کیلئے سالانہ 550 روپے۔

بیرون ممالک کیلئے 50 پاؤنڈ یا 80 امریکن ڈالر یا 60 یورو یا 80 کینیڈین ڈالر

بدر سے خط وکتابت کے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور دیں۔ (مینیجر ہفت روزہ اخبار بدر)

زندگی کا راز پانی

(نصیر احمد عارف۔قادیان)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ

ترجمہ:اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے آسمان سے پانی اتارا اس میں پینے کا سامان ہے اور اس سے پودے نکلتے ہیں جن میں تم (مویشی) چراتے ہو وہ تمہارے لیے اس کے ذریعہ سے کھیتی نکالتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لیے جو غور کرتی ہے بہت بڑا نشان ہے۔ (النحل: آیت:۱۱،۱۲)

اس تعلق سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:اسی طرح ہر قسم کے جانداروں کی بقا کے متعلق فرمایا کہ وہ آسمان سے اترنے والے پانی ہی کے ذریعہ ہوتی ہے جس سے سبزہ اُگتا ہے اور ہر قسم کے درخت اور پھل پیدا ہوتے ہیں۔

(اردو ترجمہ قرآن مجید از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

مندرجہ بالا آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ: پہلی آیت میں پانی کا ذکر کیا گیا تھا جس سے انسان پیتے ہیں اور ایسے درختوں کی پیدائش کا ذکر کیا تھا جن سے جانور پلتے ہیں اور پھر ان جانوروں سے انسان فائدہ اٹھاتا ہے۔ایسی نباتاتی غذاؤں کا ذکر بھی فرماتا ہے جو اس پانی سے اگتی ہیں جن کو انسان براہ راست استعمال کرتا ہے اس میں کچھ تو کھیتیاں ہیں جن سے انسانی غذا کے لیے غلہ پیدا ہوتا ہے کچھ درخت ہیں جن سے انسان کے کھانے کے لیے پھل اترتا ہے

پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ: قانون قدرت جس قدر سامان پیدا کرتا ہے وہ حقیقتاً انسان ہی کے کام آتے ہیں پانی بھی اترتا ہے تو اسی کے لیے کیونکہ جانور اور درخت اگر اسی سے پلتے ہیں تو ان کو بھی تو انسان ہی استعمال کرتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۱۳۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سورہ الرعد کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: کس طرح اللہ تعالیٰ نے شفاف پانی سے زمین کی ہر چیز کو زندگی عطا کی ہے سمندر کا پانی تو انتہائی کھاری ہوتا ہے کہ اس سے خشکی پر بسنے والے جانور اور نباتات زندگی حاصل کرنے کے بجائے موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔اس میں سمندر کے پانی کو نتھار کر بلند پہاڑوں کی طرف لے جانے اور پھر وہاں سے اس کے برسنے اور سمندر کی طرف واپس پہنچتے پہنچتے ہر طرف زندگی بکھیرنے کے نظام کا ذکر فرمایا گیا ہے

فریڈ ہائل کیمبرج یونیورسٹی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ: جب زمین ایک علیحدہ وجود کی شکل میں ظاہر ہوئی زمین میں سے بعد میں پانی کے بخارات پیدا ہوئے اور پانی کے وجود سے آگے زندگی کا وجود پیدا ہوا

(دی نیچر آف دی یونیورس صفحہ ۶۹ و ۹۰)

پس ان حوالہ جات سے پانی کی اہمیت اور افادیت کا پتہ چلتا ہے پانی اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے کے لیے پیدا کردہ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے۔ جو انسانی زندگی کے لیے انتہائی ضروری ہے انسان کچھ کھائے بنا تو چند روز تک زندہ رہ سکتا ہے مگر پیئے بغیر ہرگز زندہ نہیں رہ سکتا پانی صرف انسان کی بقا کے لیے ہی نہیں ہر جانور و نباتات اور درختوں کے لیے بھی انتہائی ضروری ہے اس پانی سے اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے زمین سے بے شمار قسم کے پھل اور غلہ جات نکالے جن کو استعمال کر کے انسان زندہ رہتا ہے اور غذا حاصل کرتا ہے پس جہاں پانی پینے اور دیگر ضروریات کے لیے ضروری ہے اسی طرح انسان کی استعمال میں لائی جانے والی اشیاء کی نشوونما کے لیئے بھی انتہائی ضروری ہے۔اس پانی سے اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے زمین سے بے شمار قسم کے پھل اور غلہ جات نکالے جن کو استعمال کر کے انسان زندہ رہتا ہے اور غذا حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ ہر نشوونما پانے والی چیز کی زندگی کا دارومدار پانی ہے۔اگر کوئی شخص بغیر پانی کے کھیتی اُگانے کی کوشش کرے تو بے شک بعض دفعہ کھیتی اُگ تو آئے گی مگر اپنی پوری شان ظاہر نہیں کرے گی۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اور وہی ہے جس نے سمندر کو مسخر کیا تا کہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ (النحل:۱۵)

یعنی سمندر بھی انسان کی خدمت پر مامور ہے اس کے پانی میں بے شمار قسم کی مچھلیاں اور دیگر جانور پائے جاتے ہیں جن کو انسان بطور غذا استعمال کرتا ہے۔ پس سمندر بھی انسانی ضرورتوں کو پورا کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔اس میں بہت خزانے محفوظ ہیں۔ یہ پانی کا ذخیرہ جمع رکھتا ہے۔ جہاں سے سورج اس کو اٹھا کر لاتا ہے۔اس کے ذریعہ سفر کی سہولیات ملتی ہیں یعنی اس میں بحری جہاز چلتے ہیں۔سمندری کنارے والے ملک تجارتی ترقی کرتے ہیں۔سمندر ہماری ضرورتوں کو پورا کرنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔اس میں انسانی غذا کا سامان بھی موجود ہے۔ بے شک انسان سمندر کا پانی پی نہیں سکتا۔مگر اس میں انسان کے لئے مچھلی جیسی اعلیٰ غذا پلتی ہے۔پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی زندگی کا راز پانی ہے اس لیے اسے قدر کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے جس طرح انسان کو اپنی زندگی بنائے رکھنے کے لیے پانی کی ضرورت پڑتی ہے اسی طرح تمام جانوروں و نباتات کو اپنا وجود بنائے رکھنے کے لیے پانی کی ضرورت پڑتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زمین کو ۷۰ فیصد پانی سے بھر دیا ہے اور زمین پر جو کل پانی ہے اس کا ۹۷ فیصد پانی سمندروں میں پایا جاتا ہے پس خدا تعالی کا اس عظیم نعمت کو اسقدر پیدا کرنا بھی اسکی اہمیت کا علم دیتا ہے

پانی ہائیڈروجن اور آکسیجن کا مرکب ہوتا ہے خالص پانی بے رنگ اور بے بو اور بے مزہ ہوتا ہے پانی میں بہت سی معدنیات پائی جاتی ہیں جس کی وجہ سے اس میں ذائقہ آ جاتا ہے عام پانی میں میگنیشیم سیلفیٹس اور کلورائیڈز وغیرہ ہوتے ہیں پانی میں سوڈیم کاربونیٹ مکس کر کے اسے صاف ستھرا اور پینے کے قابل بنایا جا سکتا ہے پانی کی بناوٹ اس طرز کی ہے کہ اس میں اکثر اجزاء گھل جاتے ہیں اسی طرح ہوا بھی اس میں گھل جاتی ہے اسی وجہ سے پانی کے اندر رہنے والے جانور سانس لیتے ہیں اور زندہ رہتے ہوئے نشوونما پاتے ہیں۔

آجکل جو پانی ہم استعمال کر رہے ہیں وہ نہایت آلودہ ہے پانی چونکہ زندگی کے لیے لازمی ہے اس لیے زندہ رہنے اور تندرست رہنے کیلئے ہمیں آلودگی سے پاک پانی استعمال کرنا چاہیے کیوں کہ آلودہ پانی بے شمار بیماریاں پیدا کرتا ہے اور بعض بیماریاں مہلک بھی ہوتی ہیں اور ان کا علاج بہت مہنگا ہے جو ایک عام آدمی ہرگز نہیں کروا سکتا کیوں کہ پانی دن بدن آلودہ ہوتا جا رہا ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اناج، سبزیوں و پھلوں میں جو ہم کیمیکل کھاد اور جراثیم کش ادویات استعمال کرتے ہیں اس کا اثر مٹی پر ہوتا ہے اور وہ اثر پانی میں چلا جاتا ہے اور انسان کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے اور پھر جب وہ آلودہ پانی انسان استعمال کرتا ہے تو آلودگی انسانی جسم میں چلی جاتی ہے اور انسان کو مہلک بیماریوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔

اگر عام استعمال کرنے والے پانی میں فلورائیڈ کی بہتات ہو تو اس سے جوڑوں کا درد اور لقوہ ہو سکتا ہے اگر پانی میں سیسے کی مقدار زیادہ ہو تو مردانہ جسم میں بچے پیدا کرنے والے جرم (سپرم) متاثر ہوتے ہیں اور ہیموگلوبن کی پیدائش کی رفتار کم ہو جاتی ہے آلودہ پانی پولیو ہیپی ٹائیٹس A.B کی وجہ بھی بن سکتا ہے۔ پانی کی آلودگی ٹائیفائید بخار ہیضہ، ڈیسنٹری، ڈائیریا کا موجب بھی ہو سکتی ہے اس لیے پانی استعمال کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ پانی اُبال کر پیئیں یا فلٹر کر کے پیئیں۔گاہے بگاہے اپنے گھر کی ٹینکی اور پینے والے پانی میں پوٹاشیم پرمیگنٹ ملا کر استعمال کریں تا کہ یہ جراثیم سے صاف ہو جائے۔

مختلف جانداروں میں پانی کی مقدار مختلف ہوتی ہے پیڑ پودوں میں پانی ۶۰ سے ۸۰ فیصد ہوتا ہے تازہ پھلوں میں ۸۵ فیصد سے ۹۵ فیصد ہوتا ہے پانی میں اگنے والے پودوں میں ۹۸ فیصد پانی ہوتا ہے اور انسانی جسم میں اس کی مقدار ۶۵ فیصد ہوتی ہے

زمین سے نکلنے والے پانی کی سطح دن بدن گرتی جا رہی ہے جو بے حد تشویش کا موجب ہے اسی طرح فیکٹریوں سے نکلنے والا کیمیکل اس کو دن بدن آلودہ کر رہا ہے یہ کیمیکل دریاؤں اور سمندر کے پانی کو بھی آلودہ کرتا ہے جس سے اس میں پلنے والے جانور شدید متاثر ہوتے ہیں یہی آلودہ پانی انسان تک بھی پہنچتا ہے کیوں کہ پانی زندگی کے لیے نہایت ضروری ہے اس لیے انسان اسے مجبوراً استعمال میں لاتا ہے لیکن کچھ احتیاط برت کر ہم اس آلودگی سے نجات پا سکتے ہیں جس برتن میں ہم پانی اسٹور کریں وہ صاف ستھرا ہو جس نل سے پانی آتا ہے وہاں سے پانی چھان کر لیں پانی بھرتے وقت ہاتھوں کو اچھی طرح دھو لیں اور وقتاً فوقتاً اس میں پوٹاشیم پرمیگنٹ ضرور ڈالیں اور اگر ہو سکے تو پانی ابال کر یا فلٹر کر کے استعمال کریں تا کہ وہ بیکٹیریا سے پاک ہو جائے۔ جس نل سے پینے والا پانی بھرا جاتا ہے وہاں بلکل نہ نہائیں اور نہ وہاں کپڑے دھوئیں اور نہ وہاں جانوروں کو باندھیں اور نہ ان کو وہاں سے پانی پلائیں۔ جب ہم پانی اُبال کر پیئیں گے تو اس میں موجود جرمز ہلاک ہو جائیں گے۔اس صورت میں نیچے کا پاؤ ڈیڑھ پاؤ پانی پھینک دینا چاہئے۔بعض علاقوں میں آج کل بھی پینے کے لئے کنویں کے پانی کا استعمال کیا جاتا ہے۔اس سلسلہ میں دھیان رکھیں کہ اس محلہ کے کنویں سے پانی نہ منگوائیں جہاں وباء پھیلی ہو۔جس برتن میں پانی رکھا ہوا سے اندر کی طرف سے روزانہ صاف کریں۔تا کوئی میل اندر نہ رہے۔ پانی پینے والا برتن یعنی گلاس وغیرہ بھی روزانہ صاف کریں۔ پانی پینے والے برتن کو ہمیشہ ڈھانک کر رکھیں۔خیال رہے کہ پانی سے کسی قسم کی بُو نہ آتی ہو۔ پانی خوش ذائقہ اور صاف ہو۔اگر پانی تلخ یا نمکین ہے تو وہ کثیف ہے۔جھیل، جوہڑ یا تالاب کا پانی ہرگز استعمال نہ کریں۔جس کنویں کا پانی استعمال کریں اس کی منڈھیر اونچی بنائیں تا کثافت اس کے اندر نہ جائے۔کنویں کے اردگرد کم از کم پانچ فٹ ڈھلان والا فرش ہو۔تا کہ وہاں گرنے والا پانی فوراً بہہ جائے اور رُک کر غلاظت پیدا نہ کرے۔کنویں کو ڈھک کر رکھیں۔تا کہ پتے اور گرد وغیرہ اس میں نہ جائیں۔کنویں میں بھی سال میں دو مرتبہ پرمنگنیٹ پوٹاش ڈال کر کیڑوں اور غلاظتوں سے صاف کرنا چاہئے۔کھارا پانی صحت کے لئے مضر ہے۔

از روئے طِب مندرجہ ذیل حالتوں میں پانی نہ پیئیں۔ ہر پھل کے کھانے کے فوراً بعد، کھانا کھانے کے فوراً بعد، ورزش کرنے کے فوراً بعد، رات کو سوتے وقت، صبح نہار منہ یعنی خالی معدہ، کوئی پینے والی دوائی پی کر۔

پینے والے پانی کی دن بدن کمی واقع ہو رہی ہے اسلیے ہمیں پانی بہت احتیاط سے استعمال کرنا چاہیے اسے بلا وجہ ضائع ہونے سے بچانا چاہئے تا کہ ہماری آئیندہ آنے والی نسلوں کے لیے پانی بچ سکے براہ کرم صاف ستھرا اور جراثیم سے مبرا پانی استعمال کریں اور پانی کو آلودہ ہونے سے بچائیں تا کہ آپ تندرست رہیں اور صحت مند زندگی جیئیں اور خدا تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کی قدر کرتے ہوئے اس کا شکر ادا کریں۔ ❁

داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے 1906ء میں ''شاخ دینیات'' کا اجراء فرمایا تھا جو بعد میں جامعہ احمدیہ کہلایا۔اس مدرسہ کے اجراء کا مقصد علمائے دین و مبلغین تیار کرنا تھا۔گذشتہ ایک سو چھ سالوں سے اس جامعہ سے سینکڑوں علماء و مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر اندرون و بیرون ہند فریضۂ تبلیغ ادا کر چکے ہیں اور الحمدللہ اب بھی کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔اس سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے ہر سال جامعہ احمدیہ میں طلبہ کو داخل کیا جاتا ہے۔لہذا داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر چٹھی لکھ کر جامعہ سے داخلہ فارم اور داخلہ امتحان کا Pattern اور Model Paper منگوالیں اور اپنے علاقہ کے مبلغ یا معلم صاحب سے نصاب کے مطابق اچھی تیاری کرلیں۔کیونکہ میرٹ لسٹ کے مطابق صرف 25 طلبہ کو ہی داخلہ دیا جائے گا۔باقی طلباء جو پچیس کے زمرے میں نہیں آئیں گے یا نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل ٹیسٹ میں ان فٹ (unfit) ہو جائیں گے انہیں اپنے اخراجات پر واپس جانا ہوگا۔شرائط داخلہ یہ ہیں:۔

1۔امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

2۔داخلہ فارم کی ہر طرح سے تکمیل کر کے 15 جولائی 2013ء تک پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو بذریعہ رجسٹری ڈاک پہنچ جانا چاہئے۔دفتر جامعہ احمدیہ داخلہ فارم کا ہر طرح سے جائزہ لینے کے بعد اُمیدوار طالب علم کو قادیان آنے کی تحریری یا بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دیگا۔اطلاع ملنے کی صورت میں 29 جولائی 2013ء تک قادیان پہنچ جائیں۔

3۔میٹرک پاس کے لئے عمر کی حد 17 سال اور +2 پاس طالب علم کے لئے 19 سال ہے۔عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔

4۔داخلہ کے لئے اُمیدوار طلبہ کا یکم اگست 2013ء بروز جمعرات صبح 9:00 بجے جامعہ احمدیہ قادیان میں تحریری امتحان ہوگا۔جس میں قرآن مجید، حدیث، اسلام واحمدیت، دینی معلومات، عربی، اُردو اور حساب، انگریزی اور جنرل نالج وغیرہ کے مختصر سوالات دیئے جائیں گے۔تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا انٹرویو ہوگا جسمیں قرآن کریم ناظرہ، اُردو کی کوئی کتاب اور انگریزی اخبار پڑھوا کر سُنا جائے گا، نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ اور طالب علم کا رجحان معلوم کرنے کے لئے سوالات کئے جائیں گے۔

5۔انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا نور ہسپتال قادیان میں میڈیکل چیک اپ ہوگا۔جن اُمیدواروں کی میڈیکل رپورٹ تسلی بخش ہوگی اُنہیں جامعہ میں مشروط داخلہ دیا جائیگا۔اگر اسکے بعد کبھی بھی طالب علم نے جامعہ کی تعلیم میں عدم دلچسپی یا کمزوری یا قواعد جامعہ و بورڈنگ کی خلاف ورزی کا مظاہرہ کیا تو اُسے جامعہ سے فارغ کر دیا جائے گا۔

6۔امراء، صدر صاحبان، مبلغین و معلمین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ اچھے اور قابل علماء و مبلغین بنانے کے لئے ذہین و قابل اور دینی خدمات کا جذبہ رکھنے والے اور نیکی کی طرف راغب طلبہ کا انتخاب کر کے انہیں داخلہ کے نصاب کی اچھی طرح تیاری کروا کر مقررہ تاریخ پر قادیان بھجوادیں۔جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ مورخہ یکم جون 2013 سے جامعۃ المبشرین بھی جامعہ احمدیہ میں مدغم ہو جائے گا۔انشاء اللہ بایں وجہ آئندہ داخلہ صرف جامعہ احمدیہ میں ہی ہوا کرے گا۔

رابطہ نمبرز: 09876376447، 08427723770, 09888061854,

01872-23770 01872-220583

نوٹ: داخلہ فارم میں اُمیدوار طالب علم اپنا ٹیلی فون یا موبائل نمبر ضرور تحریر کرے۔نیز اپنی جماعت کے صدر صاحب کا ٹیلی فون اور موبائل نمبر بھی ضرور لکھیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمبر

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت و منظوری سے عنقریب ہفت روزہ اخبار بدر قادیان کا سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمبر شائع کیا جارہا ہے۔اس سلسلہ میں جملہ قارئین بدر کو مندرجہ ذیل عنوان پر مضمون لکھنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

❁۔عصر حاضر میں اُسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنانے کی اشد ضرورت کیوں ہے؟

شرائط:۔

❁۔مضمون تین صفحات پر مشتمل جامع اور خوشخط ہو مکمل حوالہ جات کے ساتھ صفحہ کے ایک طرف لکھیں۔ انشاءاللہ معیاری مضامین خصوصی نمبر کی زینت بنیں گے۔مضمون نگار کیلئے عمر کی قید نہیں ہے۔

❁۔مضمون نگار اپنی ایک پاسپورٹ سائز فوٹو مع نام و پتہ ارسال کریں۔

❁۔مضامین 20 مئی تک دفتر بدر میں پہنچادیں۔

خصوصی انعام: اول آنے والے مضمون نگار کو ہفت روزہ بدر کی جانب سے نقد ایک ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ قارئین کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس پہلو پر لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ادارہ)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

خاص طور پر وہ شعبہ جن پر اخراجات زیادہ ہوتے ہیں اور اُن کے بجٹ بھی بڑے ہیں، اُنہیں صرف اپنے بجٹ ہی نہیں دیکھنے چاہئیں بلکہ کوشش ہو کہ کم سے کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ استفادہ کس طرح کیا جاسکتا ہے۔مثلاً ضیافت کا شعبہ ہے، لنگر کا شعبہ ہے یا جلسہ سالانہ کے شعبہ جات ہیں۔

سیدنا حضور انور نے عہدیداروں کو لغو اور تکبر سے بچنے کی تلقین فرمائی اور خطبہ جمعہ کے آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں۔تو جو لوگ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی خدمات پیش کر رہے ہوں۔اُن کے لئے ایک لمحہ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں ہو سکتا۔پس اس خصوصیت کو ہمارے تمام عہدیداروں کو زیادہ سے زیادہ اپنانا چاہئے اور ہر ملنے والے سے انتہائی عاجزی سے ملنا چاہئے۔پھر یہ بھی یاد رکھیں، خاص طور پر وہ عہدے دار، جن کے سپرد فیصلوں کا کام ہے، لوگوں کے درمیان صلح صفائی کروانے کا کام ہے، اصلاحی کمیٹیاں ہیں یا قضاء ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ اعدلوا هو اقرب للتقوىٰ۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔پس ہر فیصلہ انصاف پر ہونا چاہئے اور بعض دفعہ بعض فیصلے میرے سامنے آتے ہیں، میں نے دیکھا ہے، گہرائی میں جا کر اُس پر غور نہیں ہوا ہوتا۔اسی طرح جن کے متعلق فیصلہ کیا گیا ہوتا ہے، اُن میں بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔اگر شریعت کے واضح احکامات کے بارے میں، جو فیصلہ کیا گیا ہے، اگر اُس کے بارے میں کوئی شریعت کا واضح حکم ہے جس بنیاد پر فیصلہ کیا ہے تو پھر وہ واضح طور پر لکھا جانا چاہئے کہ اس شریعت کا کیونکہ یہ حکم ہے اس لئے اس کی رو سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔خاص طور پر قاضیوں کو اس کا خیال رکھنا چاہئے۔پھر یہ بھی ضروری ہے، خاص طور پر جن علاقوں میں ضرورتمند اور غرباء ہیں کہ اُن کا خیال رکھا جائے اور اپنے وسائل کے مطابق اُن کی دیکھ بھال کرنا بھی متعلقہ امراء اور عہدیداران کا کام ہے۔اس بارے میں یہ ضروری ہی نہیں کہ درخواستیں ہی آئیں۔خود بھی جائزے لیتے رہنا چاہئے۔یہ امراء اور صدران کے فرائض میں داخل ہے۔

پس یہ معیار ہیں جو حاصل کر کے نیکیوں کی تلقین کرنے والے اور برائیوں سے روکنے والے ہم بن سکتے ہیں اور امانت کا حق ادا کرنے والے بن سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ افرادِ جماعت کو بھی تمام عہدے داران کو بھی، جو منتخب ہو چکے ہیں یا منتخب ہونے والے ہیں، منتخب ہو کر آئیں گے اور مجھے بھی اپنی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁

تربیتی جلسہ

کونال گولگیر: ۲۳ فروری ۲۰۱۳ ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم ناصر احمد نور صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔خاکسار نے انسانیت اور مذہب کے درمیان محبت اور بھائی چارہ کو بڑھاوا دینا ضروری ہے کے عنوان پر تقریر کی۔مقامی اخبارات نے اس جلسہ کی تصاویر کے ساتھ کوریج کی۔(مولوی نورالحق خان مبلغ سلسلہ تیاپور)

منقولات

LD'S VIEW ہند سماچار ۱۷ اپریل ۲۰۱۳
The Daily Hind Samachar

غسل کعبہ 10 جون کو۔نورانی منظر دیکھنے کیلئے مسلم آنکھیں بے چین

بھارت سے بھی ہزاروں عازمین غسل کعبہ میں شرکت کے متمنی

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 25 April 2013 Issue No. 17

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

امراء، صدر صاحبان اور دوسرے عہدیداران کے انتخابات کے متعلق قرآن مجید کی روشنی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نصائح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 اپریل 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح ماڈرن۔ لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النساء کی درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَہۡلِہَا ۙ وَ اِذَا حَکَمۡتُمۡ بَیۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡکُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمۡ بِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا ○

(النساء: ۵۹)

ترجمہ: یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ: یہ سال جیسا کہ تمام جماعتیں جانتی ہیں، جماعت میں انتخابات کا سال ہے۔ ہر تین سال بعد انتخابات ہوتے ہیں۔ امراء، صدران اور دوسرے مختلف عہدیداران کے انتخابات کئے جاتے ہیں۔ بعض جماعتوں میں یہ انتخابات شروع بھی ہو چکے ہیں۔ بڑی جماعتوں میں مجالسِ انتخابات منتخب ہوتی ہیں، اُن کے انتخابات ہو رہے ہیں۔ یہ مجالسِ انتخاب پھر اپنے عہدیداران کا انتخاب کرتی ہیں۔ تو بہرحال جماعت کے انتظامی ڈھانچے کو صحیح رنگ میں چلانے کے لئے جہاں یہ انتخابات ضروری ہیں، وہاں اس کام کو احسن رنگ میں آگے بڑھانے کے لیے عہدوں کا حق ادا کرنے والے، حق ادا کرنے کے لیے صحیح افراد کا انتخاب بھی بہت ضروری ہے۔ اور یہ ایسا اہم امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس امر کی طرف مؤمنین کو توجہ دلائی ہے اور تفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ تمہیں کس قسم کے عہدیداران منتخب کرنے چاہئیں اور عہدیداروں کو توجہ دلائی کہ صرف عہدے لینا کافی نہیں بلکہ اس کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے، اس میں اس بات کی وضاحت فرمائی گئی ہے۔ اس آیت میں پہلی ذمہ داری رائے دہی کا حق ادا کرنے والوں کی ہے کہ عہدہ ایک امانت ہے اس لئے تمہاری نظر میں جو بہترین شخص ہے اُس کے حق میں اپنا ووٹ استعمال کرو۔ یہ جائزہ ووٹ دینے سے پہلے لو کہ آیا یہ اس عہدے کا اہل بھی ہے کہ نہیں جس کے حق میں تم ووٹ دے رہے ہو یا ووٹ دینا چاہتے ہو۔ اس عہدے کا حق ادا کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے یا نہیں؟ جتنی بڑی ذمہ داری کسی کے سپرد کرنے کے لئے آپ خلیفہ وقت کو مشورہ دینے کے لئے جمع ہوئے ہیں، اُتنی زیادہ سوچ بچار اور دعا کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ یہ شخص مجھے پسند ہے تو اُسے ووٹ دیا جائے۔ یا فلاں میرا عزیز ہے تو اُسے ووٹ دیا جائے۔

پس جب مؤمنین کی جماعت خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتے ہوئے عہدے دار منتخب کرتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ مؤمنین کا مددگار بھی ہو جاتا ہے۔

پس ہر ووٹ دینے والا اپنے ووٹ کی، اپنے رائے دہی کے حق کی اہمیت کو سمجھے اور ہر قسم کے ذاتی رجحانات یا ذاتی پسندوں اور ذاتی تعلقات سے بالا ہو کر جس کام کے لئے کسی کو منتخب کرنا چاہتے ہیں، اُس کے حق میں اپنی رائے دیں۔ پرانے احمدی تو جانتے ہیں، نئے آنے والوں پر بھی واضح ہونا چاہئے، نوجوانوں پر بھی واضح ہونا چاہئے کہ انتخابات میں رائے دی جاتی ہے۔ حتمی فیصلہ خلیفہ وقت کی طرف سے ہوتا ہے۔ بعض دفعہ کسی کے حق میں کثرت کے باوجود بعض وجوہات کی بناء پر دوسرے کو بنا دیا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس آیت میں **تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَہۡلِہَا** کہا گیا ہے، یہ عہدیداران کے لئے بھی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مؤمن جو اپنے معاملات میں خواہ خدا کے ساتھ ہیں، خواہ مخلوق کے ساتھ ہیں، بے قید اور خلیع الرسن نہیں ہوتے، بلکہ اس خوف سے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کسی اعتراض کے نیچے نہ آجاویں، اپنی امانتوں اور عہدوں میں دور دور کا خیال رکھ لیتے ہیں اور ہمیشہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں اور تقویٰ کی دوربین سے اُس کی اندرونی کیفیت کو دیکھتے رہتے ہیں تا ایسا نہ ہو کہ در پردہ اُن کی امانتوں اور عہدوں میں کچھ فتور ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب تک تقویٰ کے معیار اونچے نہیں ہوں گے، اُس وقت تک اپنی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ یہ امانتیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، خدا تعالیٰ کی بھی ہیں اور بندوں کی بھی۔ اور ایک عہدے دار خاص طور پر دونوں طرح کی امانتوں کا امین متصور ہوتا ہے اور ہے۔ پس پھر میں توجہ دلاتا ہوں۔ افرادِ جماعت کو، جنہوں نے اپنے عہدے دار منتخب کرنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے، اُن کے حق میں رائے دیں جو دونوں طرح کی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا کرنے والے ہوں اور یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے جب ہر طرح جماعت کا تقویٰ کا معیار بھی بلند ہو۔ جب ہر ووٹ دینے والے کا تقویٰ کا معیار بلند ہو گا تبھی یہ حالت ہو گی۔ پس جماعت کے ہر فرد کو اپنے گریبان میں جھانک کر اپنے معیاروں کو بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

عہدے دار جیسا کہ میں نے کہا، افرادِ جماعت نے منتخب کرنے ہیں اور افرادِ جماعت میں سے منتخب ہونے ہیں، اس لئے وہ چند خوبیاں جو ہم میں سے ہر ایک میں بحیثیت مؤمن ہونی چاہئیں، اور خاص طور پر عہدے داروں میں ہونی چاہئیں، اُن کا میں ذکر کر دیتا ہوں۔ عہدوں کی پابندی کی بات ہے تو سب سے پہلے اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اگر جماعت میں عہدوں کی پابندی کا معیار بلند ہو گا تو عہدیداروں کا عہدوں کی پابندی کا معیار بھی بلند ہو گا۔ بندوں کے حقوق میں سے جن کی ادائیگی میں کمزوری ہے، وہ اپنے معاہدوں کو پورا نہ کرنا ہے یعنی معاہدوں کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے حقوق ادا نہیں ہوتے۔ اور اس کا اثر معاشرے میں رہنے کی وجہ سے ہم احمدیوں پر بھی پڑ رہا ہے۔ عہد صرف باہر کے کاروباری عہد نہیں ہیں، بلکہ ہر جگہ کے عہد ہیں، باہر بھی اور اندر بھی۔ گھریلو سطح پر بھی۔ میاں بیوی کی شادی کا بندھن ہے، یہ بھی ایک معاہدہ ہے۔ اس میں ایک دوسرے کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ بعض لوگ جماعتی کاموں کو بڑے احسن رنگ میں انجام دیتے ہیں، کئی دفعہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ لیکن گھروں کے حقوق ادا نہیں کر رہے ہوتے۔ یہ بھی اپنے عہدوں کی، عہدوں سے روگردانی ہے، یا اُن کی پابندی سے روگردانی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں قابلِ گرفت ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک خوبصورت معاشرے کے لئے ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ اس لئے یہ فرمایا کہ **ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب۔** تم ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے پکارو۔

اب یہ صرف **تلمزوا** کا مطلب طعن ہی نہیں ہے، اس کے وسیع معنے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض عہدیدار اپنے جذبات پر بھی کنٹرول نہیں رکھتے، بعض دفعہ کام کے لئے آنے والوں کو یا اپنے ساتھیوں کو بھی ایسی باتیں سناتے ہیں، جو اُن کو جذباتی ٹھیس پہنچانے والی ہیں اور پھر بعض دفعہ کمزور ایمان والے نہ صرف یہ کہ عہدیدار کے خلاف ہو جاتے ہیں بلکہ نظامِ جماعت سے بھی بددل ہو جاتے ہیں۔

پس اگر عہدے دار ان باتوں کا خیال نہ رکھیں گے تو سوائے اس کے کہ اُس عہدے دار اور نظامِ جماعت کے خلاف جس شخص سے یہ سلوک کیا جا رہا ہو، اُس کے دل میں جذبات پیدا ہوں اور کیا ہو گا۔ اسی طرح ''**تنابزوا بالالقاب**'' فرما کر اس طرف توجہ دلائی کہ بجائے اس کے کہ تم کسی کو ایسے ناموں سے پکارو جو اُسے پسند نہیں ہیں، ہر ایک سے عزت و احترام سے پیش آؤ۔ پس یہ ایک بہت بڑی خوبی ہے جو ایک عہدے دار میں ہونی چاہئے۔ ویسے تو یہ عموم کا حکم ہے، ہر مؤمن کو اس بات کا پابند ہونا چاہئے کہ اُس کا کردار معاشرے میں محبت اور پیار کی فضاء پیدا کرنے والا ہو، لیکن عہدے داروں کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔ پھر عہدے دار کی ایک خصوصیت یہ ہونی چاہئے کہ جماعتی اموال کو خاص طور پر بہت احتیاط سے خرچ کریں۔ کسی بھی صورت میں اسراف نہیں ہونا چاہئے۔ اسی لئے

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان